

ہفت روزہ نذائے خلافت

3 تا 9 جنوری 2008ء، 23 تا 29 ذوالحجہ 1428ھ

www.tanzeem.org



اس شمارے میں

اللہ کی اطاعت

اللہ تعالیٰ انسان سے جو اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے وہ انسان ہی کی فلاح و بہتری کے لئے کرتا ہے۔ وہ دنیا کے حاکموں کی طرح نہیں ہے۔ دنیا کے حاکم اپنے فائدے کے لئے لوگوں کو اپنی مرضی کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تمام فائدوں سے بے نیاز ہے۔ اس کو آپ سے ٹیکس لینے کی حاجت نہیں ہے۔ اسے کوٹھیاں بنانے اور موٹریں خریدنے اور آپ کی کمائی سے اپنے عیش کے سامان جمع کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ وہ پاک ہے، کسی کا محتاج نہیں۔ دنیا میں سب کچھ اسی کا ہے، اور سارے خزانوں کا وہی مالک ہے۔ وہ آپ سے صرف اس لئے اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے کہ اسے آپ ہی کی بھلائی منظور ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ جس مخلوق کو اس نے اشرف المخلوقات بنایا ہے وہ شیطان کی غلام بن کر رہے یا کسی انسان کی غلام ہو، یا ذلیل ہستیوں کے سامنے سر جھکائے۔ وہ نہیں چاہتا کہ جس مخلوق کو اس نے زمین پر اپنی خلافت دی ہے، وہ جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتی پھرے اور جانوروں کی طرح اپنی خواہشات کی بندگی کر کے اسفل السافلین میں جا گرے۔ اس لئے وہ فرماتا ہے کہ تم ہماری اطاعت کرو، ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے جو روشنی بھیجی ہے اس کو لے کر چلو۔ پھر تم کو سیدھا راستہ مل جائے گا اور تم اس راستہ پر چل کر دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی عزت حاصل کر سکو گے۔

بے نظیر قتل اور.....

قربانی: حضرت ابراہیمؑ کی سنت

خلافت کا مفہوم

تنظیمات: ایک اہم دستوری ادارہ

ایں بنوک.....

جنگل

وقت کا تقاضا

دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

عالم اسلام

خدا کی اطاعت کس لئے؟

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

سورة الانعام
(آیات: 74 تا 78)

بسم الله الرحمن الرحيم

ڈاکٹر اسرار احمد

﴿وَاذْ قَالِ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اَزْرَا اتَّخِذْ اَصْنَامًا الْهَيْهَاتَ اِنِّىْ اَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِىْ اِبْرٰهِيْمَ مَلٰكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَا كُوْكَبًا قَالِ هٰذَا رَبِّىْ فَلَمَّا اَقْلَقَالَ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَا الْقَمَرَ بَازِغًا قَالِ هٰذَا رَبِّىْ فَلَمَّا اَقْلَقَالَ هٰذَا رَبِّىْ لَا كُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضّٰلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَا الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالِ هٰذَا رَبِّىْ هٰذَا اَكْبَرُ فَلَمَّا اَقْلَقَالَ يَقُوْمُ اِنِّىْ بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾﴾

”اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔ اور ہم اس طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائے۔ (یعنی) جب رات نے اُن کو (پردہ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو (آسمان میں) ایک ستارہ نظر پڑا۔ کہنے لگے، یہ میرا پروردگار ہے۔ جب وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے کہ مجھے غائب ہو جانے والے پسند نہیں۔ پھر جب چاند دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ لیکن جب یہ بھی چمپ گیا تو بول اُٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائے گا تو میں اُن لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں۔ پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے، لوگو! جن چیزوں کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں۔“

اور یاد کرو جبکہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم نے ان بتوں کو اپنا خدا بنا رکھا ہے۔ یہاں خاص طور پر ”آزر“ کا لفظ لایا گیا ہے تو یہ صرف تورات کے بیان کی نفی کے لئے ہے، کیونکہ تورات میں حضرت ابراہیم کے باپ کا نام تارح لکھا ہے۔ مگر اس مغالطے کو اہل تشیع نے اختیار کر لیا ہے جو آزر کو آپ کا چچا اور تارح کو باپ مانتے ہیں۔ ایسا کر کے وہ کئی دوسرے حقائق کی تغلیط کی راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ بہر حال قرآن مجید میں یہاں ابراہیم کے باپ کا نام آزر لکھا ہے اور یہی صحیح ہے، حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کو کہا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ بھی اور آپ کی قوم بھی کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔ اور اسی طرح ہم دکھاتے رہے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت۔ ”ملکوت“ سے مراد نظام کائنات ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہے۔ اسے universal government کہہ لیجئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو اس کا مشاہدہ کراتا ہے تاکہ اُن کا یقین اُس درجے کا ہو جائے جیسا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز ہے اور وہ پوری طرح یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ آگے حضرت ابراہیم کی طرف سے اپنی قوم پر حجت کو پیش کیا گیا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ حضرت ابراہیم کا ذہنی ارتقاء ہے کہ پہلے واقعتاً انہوں نے ستارے کو اپنا رب سمجھا، پھر جب وہ چمپ گیا تو کہا نہیں نہیں یہ تو ڈوب گیا۔ پھر چاند کو اپنا رب کہا، پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا نہیں یہ میرا رب نہیں۔ پھر سورج کو چمکتا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا نہیں، یہ بھی ڈوب گیا ہے۔ میں ڈوب جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ رائے کچھ زیادہ وزنی نہیں کیونکہ ابراہیم اللہ کے نبی تھے اور نبی زندگی کے کسی دور میں بھی مشرک نہیں ہوتے۔ اُن کی سرشت اتنی خالص ہوتی ہے کہ وہ شرک سے اوّل روز سے ہی نفور ہوتے ہیں۔ شرک تو صدیقین کی زندگی میں بھی نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت ابو بکر، حضرت عثمان نے کبھی شرک نہیں کیا۔ تو کسی نبی سے شرک کا صدور کسی بھی حالت میں ممکن نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ابراہیم نے اپنی قوم پر شرک کے خلاف حجت قائم کرنے کے لئے یہ تدریج کا انداز اپنایا تاکہ وہ بات کو واضح انداز میں سمجھادیں۔ جب اُن پر رات نے تاریکی کر دی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا۔ کہنے لگے، یہ میرا رب ہے۔ یہ سوالیہ انداز بھی ہو سکتا ہے اور اظہار تعجب بھی ہو سکتا ہے کہ کیا یہ میرا رب ہوگا؟ جب وہ ستارہ ڈوب گیا، تو کہا ڈوب جانے والی شے کو تو میں پسند نہیں کرتا کہ میں اُس کو اپنا رب مان لوں۔ یہ قوم ستارہ پرست بھی تھی، بت پرست بھی اور شاہ پرست بھی۔ چنانچہ نہ صرف وہ ستاروں اور بتوں کی پرستش کرتے تھے بلکہ اُن کا بادشاہ نمرود بھی اُن کا خدا تھا۔ بہر حال پھر ابراہیم نے چاند چمکتا ہوا دیکھا، کہا معلوم ہوتا ہے، یہ میرا رب ہے۔ جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا، اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی تو میں قوم الضالین میں سے ہو جاؤں گا۔ ان الفاظ سے اشارہ ہوتا ہے کہ شاید ابھی ان کا اپنا ذہنی اور فکری ارتقاء ہو رہا ہے۔ تاہم دوسری رائے پھر بھی زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے قوم کو سمجھانے کے لئے تدریج کا یہ انداز اختیار کیا تھا۔ پھر جب سورج کو بہت چمکدار دیکھا تو کہا، ہاں یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے، مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہنے لگے، اے میری قوم کے لوگو! میں تو اُن سب سے اعلان برأت کرتا ہوں جن کو تم شریک ٹھہرا رہے ہو۔

نیکی اور گناہ؟

فرمان نبوی

پانچویں جلد

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ”نیکی اور گناہ“ کا مفہوم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”نیکی“ اچھے اخلاق کو کہتے ہیں اور ”گناہ“ یہ ہے کہ اس سے تیرے ضمیر میں چیخیں اور خلش پیدا ہو اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار ہو۔“

تشریح: نیکی یہ ہے کہ آدمی ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آئے، گفتگو میں سنجیدگی اور وقار کو ملحوظ رکھے، ہمیشہ سچی اور کھری بات کہے، غصے پر قابو پائے، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہے۔ وہ شخص قطعاً نیک نہیں ہے جس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اور کردار مشکوک ہو۔

بے نظیر قتل اور فیڈریشن کی سالمیت کا مسئلہ

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

لاہور

ہفت روزہ

ندائے خلافت

جلد 3 تا 9 جنوری 2008ء شماره
17 23 تا 29 ذوالحجہ 1428ء شماره 1

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت

سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا
سردار اعوان۔ محمد پونس جنجوعہ
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67۔ اے علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ 54000
فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-5869501

قیمت فی شمارہ 5 روپے

سالانہ زر تعاون
اندرون ملک.....250 روپے
بیرون پاکستان

انڈیا.....(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں
چیک قبول نہیں کیے جاتے

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی رائے
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

56 برس بعد لیاقت باغ میں ایک اور وزیر اعظم خون میں نہا گیا اور 12 اکتوبر 1999ء کو شروع ہونے والا دور جسے بجا طور پر خونخوئی عہد قرار دیا گیا ہے، اس کی رنگینی میں پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے اپنے خون سے اضافہ کر دیا ہے۔ روشن خیالی کی تائیں اڑانے اور خواتین کے کندھے سے کندھا ملا کر چلنے والی شوقین مزاج حکومت کے دور میں سابق خاتون وزیر اعظم کا ناقص خون کر دیا گیا ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو دکھائی دیتا ہے کہ بے نظیر کا قتل بھی بے نظیر ہوا ہے۔ عجیب بات ہے کہ جلسہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچ گیا اور بے نظیر بھٹو جلسہ گاہ سے رخصت ہونے کے لئے اپنی بلٹ پروف گاڑی میں بیٹھ گئیں۔ اس دوران فلک شکاف اور انتہائی پر جوش نعروں سے ایک ایسی جذباتی فضا پیدا کر دی گئی کہ بے نظیر نے، جس نے بلٹ پروف جیکٹ پہن رکھی تھی، گاڑی کے سن روف سے اپنا سر باہر نکالا، تاکہ ہاتھ ہلا کر کارکنوں کے نعروں کا جواب دے سکے۔ اور جیسے ہی انہوں نے سر باہر نکالا، کسی ماہر اور مشاق نشانہ باز نے انتہائی مہارت اور پھرتی سے اُن کے سر کا نشانہ لے لیا۔

تحفظ نسواں بل کو قانون کی شکل دے کر مذہبی اور دینی جماعتوں کو رجعت پسندی کا طعنہ دینے والے چاہتے ہیں کہ ایک ملک گیر عوامی جماعت کی خاتون رہنما کا خون لوگ کڑوے گھونٹ کی طرح پی جائیں۔ بے نظیر کے قتل کے حوالے سے مشرف حکومت کچے چور کی طرح بیان بدل رہی ہے۔ کبھی اسے خود کش دھماکے کا نتیجہ قرار دیتی ہے۔ کبھی یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ محترمہ کی موت گاڑی کا لیور سر میں لگنے سے واقع ہوئی ہے۔ ہر روز موقف تبدیل ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ القاعدہ ملوث ہے۔ پھر بیت اللہ محسود کی ٹیپ سنائی گئی جس میں وہ ایک مولوی صاحب کو کام کی تکمیل پر مبارکباد دے رہے تھے۔ سوال یہ ہے کہ اتنی زبردست کارکردگی دکھانے والی انٹیلی جنس بے نظیر کے قتل کا منصوبہ کیوں نہ جان سکی۔ محسوس ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت نے اپنے ہاس بش کے کامیاب طریقہ واردات کو اپنا لیا ہے کہ ہر واردات کا ملہ القاعدہ یا مسلمان عسکریت پسندوں پر ڈال دو۔ ہمارے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ بلا تحقیق کسی کے سر پر الزام تھوپ دیا جائے، لہذا ہم اُن لوگوں سے بھی متفق نہیں ہیں جو حکومت اور حکومتی ایجنسیوں پر الزام دھڑ رہے ہیں البتہ حکومت کا طرز عمل خود حکومت کو مشکوک بنا رہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ پاکستان پیپلز پارٹی جس سے اور جس طرح تحقیقات کرانا چاہتی ہے اس حوالہ سے اُس کے تمام مطالبات تسلیم کر لیے جائیں۔ حکومت کے ہاتھ اگر بے نظیر کے خون سے رنگے ہوئے نہیں تو اُسے کوئی گھبراہٹ نہیں ہونا چاہیے یہی عدل کا تقاضا ہے ورنہ پاکستان پیپلز پارٹی ہی نہیں عام شہری بھی حکومت پر شک کا اظہار کرے گا۔

ہم کئی مرتبہ یہ واضح کر چکے ہیں کہ ہمیں بھٹو خاندان اور بے نظیر بھٹو سے ہزار اختلاف تھے اور ہیں۔ خصوصاً دین و مذہب کے حوالہ سے اُن کا رویہ اُن کا طرز معاشرت ہمیں ایک آنکھ نہیں بھاتا لیکن اس خاندان نے سیاست میں جس بہادری کا مظاہرہ کیا ہے پاکستان کا کوئی دوسرا سیاسی خاندان اس کی مثال پیش نہیں کرتا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے جس انداز میں موت کو گلے لگایا اور ایک فوجی آمر کے سامنے رحم کی اپیل سے انکار کیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ بے نظیر جان چکی تھی کہ پاکستان میں اُس کی جان کو شدید خطرہ ہے اور اس کا اظہار بھی کر چکی تھی لیکن اُس نے میدان سے ہٹنے سے انکار کر دیا۔ ان کی پاکستان آمد پر جو خوفناک دھماکے ہوئے اور اُس میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے تو عام خیال یہ تھا کہ بے نظیر واپس چلی جائے گی۔ پھر جب وہ دوہی گئیں تو ”بھاگ گئی“، ”بھاگ گئی“ کے نعرے لگے، لیکن 3 نومبر کو جب ایمر جنسی نافذ ہوئی تو محترمہ فوراً پاکستان پہنچیں۔ حکومت

انہیں خطرے کی وارننگ بار بار دیتی رہی لیکن وہ انتخابی مہم چلاتی رہیں یہاں تک کہ جان ہار گئیں۔ علاوہ ازیں سندھ کے انتہا پسند سیاست دانوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ بے نظیر وفاق کی بجائے سندھ کی سیاست کرے لیکن بے نظیر نے اُسے سختی سے مسترد کر دیا اور تمام تر دشواریوں کے باوجود وفاق کی سیاست جاری رکھی جس کا اُنھیں کریڈٹ نہ دینا زیادتی اور نا انصافی ہوگا۔ بے نظیر کی موت پر تعزیت کرتے ہوئے لندن سے الطاف بھائی کا یہ بیان آیا کہ سندھ کے تین وزرائے اعظم کو قتل کیا جا چکا ہے۔ حالانکہ یہ بات ان الفاظ میں بھی کہی جاسکتی تھی کہ پاکستان کے تین وزرائے اعظم قتل کیے جا چکے ہیں۔ بے نظیر کے جنازے کے موقع پر بھی اینٹی پاکستان نعرے لگے لیکن الحمد للہ آصف زرداری نے انہیں سختی سے خاموش کر دیا۔ بے نظیر کے بیٹے بلاول زرداری جو P.P.P کے نئے چیئرمین ہیں، انہوں نے بھی فیڈریشن کی مضبوطی کی بات کی ہے جو انتہائی مثبت اور امید افزا ہے کہ نئی نسل اور نئی قیادت کا ذہن صوبائی تہصیب سے پاک ہے۔ اللہ کرے یہ طرز عمل جاری رہے اس لیے کہ بے نظیر کو قتل کر کے پاکستان کے دشمنوں نے درحقیقت فیڈریشن پر زبردست ضرب لگائی ہے۔ ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ دشمنان اسلام کے لیے اب پاکستان کا وجود ناقابل برداشت ہو چکا ہے اور وہ اسے حرف غلط کی طرح مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں اور عالم کفر اپنے تمام تراخلافات کے باوجود پاکستان دشمنی میں متحد ہو چکا ہے۔

ہماری رائے میں مسلمانان پاکستان کو اپنی دنیا بنانی ہو یا آخرت سنواری ہو، بہر صورت پاکستان کا وجود اُن کے لیے لازم اور ناگزیر ہے۔ اگر آزادی جاتی رہی تو یاد رہنا چاہیے غلام کو اتنا ہی کھانے کو دیا جاتا ہے جس سے وہ کام میں بچنے کے قابل رہے۔ جو جماعتیں پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام کے لیے مخلصانہ جدوجہد کر رہی ہیں اُن کے بعض کارکن انتہائی بھولے پن اور محصومیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں پاکستان سے نہیں اسلام سے غرض ہے۔ ایک لحاظ سے بالکل درست ہے کہ اسلام آفاقی دین ہے اور وہ جغرافیائی سرحدوں سے بندھا ہوا نہیں ہے۔ لیکن اُنھیں جان لینا چاہیے کہ عالم کفر پہلے دین اسلام کا دشمن تھا اب وہ مذہب اسلام کا بھی دشمن ہے۔ وہ دنیا سے اسلام کا خاتمہ چاہتا ہے۔ اگر عالم اسلام غلامی کی زنجیروں میں بندھ گیا تو کل کلاں نماز باجماعت اور مساجد کی تعمیر پر بھی پابندی لگ سکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بیٹاق مدینہ مدینہ کی حفاظت کے لیے کیا تھا۔ اس میں اسلام کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ یہ حضور کی فراست تھی کہ اگر مدینہ میں ہمارے پاؤں جم گئے تو ہمیں اسلام کو پھیلانے سے کون روک سکے گا۔ پختہ عمارت کی تعمیر کے لیے تو زمین چاہیے۔ اس کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لیے زمین کو مزید کھودنا پڑتا ہے۔ ہوا میں تو صرف ہوائی قلعے تعمیر ہوتے ہیں۔ لہذا ہماری رائے میں اسلامی جماعتوں کے کارکنوں کو دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسا انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے کہ یہ تاثر ملے کہ جس سرزمین نے انہیں سر چھپانے کی جگہ مہیا کی ہوئی ہے، وہ اُس کی حفاظت اور استحکام کے حوالے سے بالکل لاتعلق رہیں۔ ہم ایٹمی پاکستان کی بقا اور استحکام

اعتذار

ندائے خلافت کے گزشتہ شمارہ میں ناغہ کا اشتہار شائع نہ کیا جاسکا۔ عید کے بعد کا شمارہ بھی جو عید کے باعث دو دن کی تاخیر سے شائع ہونا تھا، پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو کے بہیمانہ قتل سے پیدا شدہ کشیدہ صورتحال کی بنا پر شائع نہ ہو سکا۔ اس دوران قارئین کو انتظار کی جو زحمت اٹھانا پڑی، ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

نوٹ

اس شمارہ کے ساتھ اشاریہ مضامین ندائے خلافت 2007ء بطور ضمیمہ کے شامل کیا جا رہا ہے۔ جو قارئین ندائے خلافت کی سال گزشتہ کے شماروں کی جلد بنانا چاہئیں، وہ اشاریہ کو 2007ء کی جلد میں شامل کر لیں۔

بقیہ: خدا کا حکم ماننا ہے یا.....؟

بطور کلرک ملازم ہو گیا۔ وہاں ملازمت کے دوران غالباً 1950ء میں پنجاب کے انتخابات ہوئے تو اس میں کراچی کے کچھ لوگ کام کرنے کے لیے گئے، ان میں، میں بھی شامل تھا۔ غالباً دس بارہ لوگ تھے۔ ہم نے دو ہفتے یہاں انتخابات کے لیے کام کیا اور دوبارہ چلے گئے۔ واپس گئے تو اس کی رپورٹ ہو گئی اور پھر چارج شیٹ مل گئی کہ بھئی یہ کیا ہے۔ میں نے اس کا جواب دیا اور ساتھ ہی اپنا استعفیٰ بھی پیش کر دیا۔ خیر میرے خیال سے انہوں نے میرے ساتھ نرمی ہی کی کہ ڈس کرنے کے بجائے استعفیٰ قبول کر لیا۔ بہر حال میں وہاں سے فارغ ہو گیا۔ وہاں ایک پرائیوٹ کمپنی صادق ٹریڈرز کے نام سے تھی، میں وہاں ملازم ہو گیا۔ اُس زمانے میں صادق حسین مرحوم جو کراچی جماعت کے امیر بھی رہے تھے، اس کمپنی میں ملازم تھے، لہذا ہم دونوں اکٹھے سروس کرتے رہے۔ اسی زمانے میں قادیانی مسئلے پر مارشل لاء لگ گیا اور جماعت کی ساری قیادت گرفتار ہو گئی۔ پھر کراچی میں ایک اجتماع بلایا گیا، اس اجتماع میں فیصلہ ہوا تو سلطان احمد صاحب کو امیر جماعت اور مجھے قیم بنایا گیا۔ ایک سال تک ہم دونوں نے جماعت چلائی۔ یہ 1953ء کی بات ہے، پھر جماعت کی قیادت رہا ہو گئی تو ہم فارغ ہو گئے۔ سروس تو میں نے چھوڑ دی تھی، پھر حکیم اقبال حسین مرحوم، شیخ سلطان شاہ اور میں، ہم تینوں نے مل کر ایک دوا سازی کا ادارہ بنایا۔ حکیم اقبال حسین صاحب چونکہ ہمدرد دواخانے سے منسلک تھے، وہ سارے کام سے واقف تھے، پھر وہ دوا سازی کا ادارہ بزنس ریکارڈر روڈ پر تھا جو ہم کئی سال تک چلاتے رہے۔

قربانی: حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کی عظیم سنت

مسجد دارالسلام باغ جناح، لاہور میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطاب عید الاضحیٰ کی تلخیص

حضرات آپ کے علم میں ہے کہ حج اور عید الاضحیٰ کا سارا معاملہ حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت اور سیرت کے گرد گھومتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی تین نسبتیں ہیں جو بہت بلند ہیں۔ ایک یہ کہ آپ امام الناس ہیں، اور امام الناس کا یہ منصب آپ کو شدید امتحانات میں سے کامیابی سے گزر کر حاصل ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ ابوالانبیاء ہیں۔ سینکڑوں نبی آپ کی نسل میں آئے ہیں۔ آپ کی تین بیویوں سے تین نسلیں چلیں اور تینوں کے اندر انبیاء آتے رہے۔ حضرت سارہ کی اولاد میں سے حضرت اسحاق کی طرف سے نبوت کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت ہاجرہ کی اولاد میں سے حضرت اسمعیلؑ اور پھر نبی اکرم ﷺ اور اسی طرح قطورہ میں سے بھی حضرت شعیبؑ۔ اور تیسری نسبت یہ کہ آپ خلیل اللہ ہیں۔

قرآن کے نزدیک ہم دنیا میں جو زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ہماری کل زندگی نہیں ہے۔ یہ زندگی تو امتحانی وقت ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد شروع ہوگی۔

تو اسے پیانہ امروز و فردا سے نہ ناپ جاوے اور پیانہ ہر دم جواں ہے زندگی یہ موت و حیات کا سلسلہ اللہ نے ایک لمبی زندگی میں سے ایک حصے کے طور پر ہمیں عطا کیا ہے، مقصد کیا ہے، یہ کہ اللہ انسان کو آزمائے کہ کون ہے جو اچھے عمل کرنے والا ہے۔ فرمایا:

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (الملک: 2)

”اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔“

اب یہ امتحانات اور آزمائشیں ہر شخص کو درپیش ہوتے ہیں۔ لیکن ان امتحانات کا ایک مکمل نقشہ حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت میں نظر آتا ہے۔ دیکھئے، سب سے پہلا امتحان ہر

انسان کا یہ ہے کہ اپنے رب کو پہچانے۔ انسان خود بخود نہیں آیا، کسی کا بیجا ہوا ہے، خود بخود پیدا نہیں ہو گیا کسی کا پیدا کردہ ہے، لیکن یہاں آکر اس پر مادی پردے طاری ہو جاتے ہیں جو اللہ کی معرفت میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ تو انسان کا پہلا امتحان یہ ہے کہ اگر اس کی عقل سلیم ہے، فطرت صحیح ہے تو اللہ کو پہچانے۔ حضرت ابراہیمؑ بھی اس امتحان سے دوچار کئے گئے۔ اُس زمانے میں تین قسم کے شرک تھے، ایک بت پرستی، دوسرا ستارہ پرستی اور تیسرا سیاسی شرک تھا۔ سیاسی شرک کا مظہر نمرود کا دعویٰ خدائی تھا۔

شرک سے مراد صرف بت پرستی نہیں ہے، غیر اللہ کی حاکمیت کا تصور بھی شرک ہے۔ حاکمیت کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ حاکمیت عوام کی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے عوام کو خدا بنا دیا

حضرت ابراہیمؑ کی فطرت سلیمہ اور عقل سلیمہ ان میں سے ہر ایک کی نفی کرتی چلی گئی، اس کے اندر بھی الوہیت نہیں ہو سکتی، اس میں بھی نہیں ہو سکتی، ان تمام منزلوں کو طے کر کے بلا خروہ پہنچ گئے

﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الانعام)

”میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔“

گویا میں نے تو تمام ان باطل معبودوں سے صرف نظر کر کے اور اپنی نگاہ جمالی ہے اس ذات پر جس نے آسمانوں

اور زمین کو پیدا کیا۔ میرے نزدیک چاند، سورج اور ستارے ہرگز الہ نہیں ہو سکتے، کہ یہ ڈوب جانی والی چیزیں ہیں۔ ان کے لیے دوام نہیں ہے۔ میرا معبود وہ اللہ تعالیٰ ہے، جس کے لیے دوام اور پختگی ہے۔ شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں حضرت ابراہیمؑ نے توحید کو پہچانا، یہ ان کی پہلی کامیابی تھی۔

اب اس کے بعد امتحان شروع ہوتا ہے استقامت کا۔ ہدایت تو مل گئی، لیکن ہدایت پر قائم رہنا یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے، کیونکہ اب تکالیف آئیں گی، مصائب آئیں گے، اندازہ کیجئے جب حضرت ابراہیمؑ نے بت خانے میں داخل ہو کر بتوں کو توڑا ہوگا تو کیا قیامت صغریٰ برپا ہوئی ہو گی۔ اگر آج بنارس (ہندوستان) میں کوئی شخص بت خانے میں داخل ہو کر ان کے بتوں کو توڑ دے تو کیا ہوگا۔ آپ نے تمام بت توڑ دیئے سوائے ایک بڑے بت کے اور تیشہ اس بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب لوگوں نے ٹوٹے ہوئے بتوں سے متعلق حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا تو آپ نے کہہ دیا کہ اس سے پوچھو۔ واقعاتی شہادت تو یہ ہے کہ بتوں کو اس نے توڑا ہوگا۔ کیونکہ باقی سارے ٹوٹ گئے اور یہ کھڑا ہے۔ قوم کے لوگ کہنے لگے، ابراہیمؑ تم جانتے ہو کہ یہ بات نہیں کر سکتا۔ اب آپ نے فرمایا، تف ہے تمہارے اوپر، تم ایسی ہستیوں کو پوجتے ہو جو بات نہیں کر سکتیں، جو اب نہیں دے سکتیں۔ اس کے لیے جو ہمت درکار ہے اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔

اب آپ کو بادشاہ کے دربار میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے کہا، میں ہوں خدا، حضرت ابراہیمؑ کہنے لگے کہ میں تو اس خدا کو ماننا ہوں جو زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ بادشاہ کٹ جھتی پر آ گیا۔ کہنے لگا، یہ تو میں بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے قید خانے سے دو قیدی منگوائے، ایک کی گردن اڑا دی اور ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا، دیکھو میں نے اپنے اختیار

سے ایک شخص کو بچا لیا اور ایک کو مار دیا۔ اب اُسے مسکت جواب کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا، میرا رب وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، اگر تو ربوبیت کا مدعی ہے تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا۔ اس پر بادشاہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ اب اس کے بعد ایک اور امتحان آیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک بہت بڑا آلاؤ بناؤ اور اس نوجوان کو اس کے اندر جمونک دو۔ چنانچہ ایک بڑا آلاؤ بنایا گیا۔ اس میں آگ دھکائی گئی۔ اوپر مکان بنایا گیا، وہاں سے پھینکنا تھا۔ بادشاہ اور اُس کے مصاحبوں کا خیال تھا کہ جوان خون ہے، لہذا یہ نوجوان ابھی بڑھ چڑھ کے بول رہا ہے، لیکن جب اسے آگ کا آلاؤ دکھائی دے گا اور موت نظر آئے گی تو اس کی ہمت جواب دے جائے گی۔ یہ دراصل ان لوگوں نے تو ایک چال چلی تھی کہ کسی طریقے سے حضرت ابراہیمؑ کو ڈرا کر اس موقف سے واپس لایا جائے، لیکن وہ ناکام ہوئے، حضرت ابراہیمؑ کا معاملہ کیا ہوا؟ علامہ اقبال کہتے ہیں۔

بے خطر کوڈ پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

وہ دل جو اللہ کی محبت سے سرشار تھا، اس نے ایک لمحہ کے لیے بھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں کی، بلکہ بے خطر اس آگ کے اندر کود پڑا۔ لیکن آگ نے آپ کو نہیں جلایا، کیونکہ اللہ نے آگ کو گل و گلزار بنا دیا۔

رسولوں کے باب میں اللہ کا یہ قاعدہ رہا ہے کہ جب کوئی قوم اپنے رسول کے قتل پر آمادہ ہو جاتی ہے، تو رسول کو حکم ہوتا ہے کہ وہاں سے ہجرت کر جاؤ، اس کے بعد اس قوم پر عذاب آتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی قوم پر کوئی عذاب آیا یا نہیں، اس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔ لیکن عمومی قاعدہ یہی ہے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے اس واقعے کے بعد طے کیا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں، میں کہیں اور چلا جاؤں گا۔ اب میں یہاں نہیں رہوں گا۔ اور ساتھ ہی یہ دعا کی اے اللہ! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ اس کے بعد کی حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا بڑا حصہ مہاجریت میں گزرا۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے تھے، اور عراق سے ہجرت کر کے شام گئے۔ شام سے فلسطین پہنچے۔ فلسطین سے مصر گئے۔ اور اس کے بعد مصر سے آ کر پھر مستقل ڈیرہ فلسطین میں لگا لیا، لیکن وہاں سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے ایک بیٹے اور بیوی حضرت ہاجرہ کو لے جا کر حجاز کی وادی میں آ گئے، جہاں گھاس تک نہیں آگتی۔ اب جیسے جیسے بیٹا جوان ہو رہا تھا، یوں سمجھئے کہ بوڑھے باپ کی رگوں کے اندر توانائی آرہی تھی۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ میرا بیٹا میرے ساتھ، میرے مشن کے اندر شریک بنے گا،

جو کام میرے ذمے اللہ نے لگایا تھا، وہ میرے بعد میرا بیٹا جاری رکھے گا، لیکن یہ کہ نہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سب سے بڑا امتحان ابھی آنا ہے، جس سے بڑے امتحان کا تصور ممکن نہیں، وہ امتحان کیا ہے، اُس کے بارے میں فرمایا:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَتِيئِيَّ إِلَيَّ آدَمِي فِي الْمَنَامِ إِلَيَّ أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَأْمُرُ﴾
(الصّٰفّٰت: 102)

”جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارے کیا خیال ہے۔“

یہ خواب دیکھ کر آپ حیران ہوئے، دوسری رات پھر یہ خواب دیکھا، تیسری رات پھر دیکھا۔ نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، غلط نہیں ہوتا۔ اب بیٹے سے بات کی اے بیٹے! میں بے پے پے خواب میں دیکھ رہا ہوں، بار بار دیکھ رہا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، تو اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ بیٹا جو بڑا حلیم الطبع اور بردبار تھا، جس کی عمر اُس وقت 13 برس تھی بولا:

﴿قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

”انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے“

پھر کیا ہوا؟
﴿فَلَمَّا اَسْلَمًا وَكَلَّةً لِلنَّبِيِّ﴾ (الصّٰفّٰت)
”جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔“

جب ان دونوں نے اللہ کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ ”اَسْلَمًا“ باب افعال سے حثیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس سے اس کا مصدر اسلام آتا ہے۔ اسلام کے معنی کیا ہیں۔ اللہ کی مرضی کے سامنے اپنی مرضی کو بچھا دینا، گرا دینا، سر ٹڈر کر دینا۔ یہی اسلام ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ نہ سوچا کہ اکلوتا بیٹا ہے، 87 برس کی عمر میں ہوا ہے، اس سے بڑی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ اسے کیسے ذبح کروں بلکہ یہ خیال کیا کہ یہ اللہ کا حکم ہے، جسے مجھے بہر صورت پورا کرنا ہے۔ لہذا بیٹے کو زمین پر پیشانی کے بل لٹا دیا۔ پیشانی کے بل لٹانے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ اپنے اندر کوئی کمی تھی، یا بیٹے کی طرف سے کسی مزاحمت کا کوئی اندیشہ تھا بلکہ ایسا اس لئے کیا کہ کہیں محبت پوری جوش مار جائے اور عین وقت پر کہیں ہاتھ ڈگمگانہ جائیں۔ آپ نے چھری چلائی مگر اُس نے گلا نہیں کاٹا۔ اور اسی وقت ندا آگئی:

﴿وَلَا ذِيْنَةُ اَنْ يُبْرٰهِيْمَ﴾ ﴿قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّءُوْبَ﴾ اِنَّا كَذَلِكْ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿
اِنَّ هٰذَا لَهٗوَ الْبَلٰوَةُ الْاَلْمِيْنُ﴾ (الصّٰفّٰت)
”تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیمؑ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔“

اس آزمائش میں بھی آپ سرخرو ہو کر نکلے۔

﴿وَلَا ذِيْنَةُ بِذِيْحِ عَظِيْمٍ﴾ ﴿وَكُوْنٰنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ﴾ ﴿سَلَمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ﴾
(الصّٰفّٰت)

”اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیمؑ کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا۔“

اب اس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اسی وقت جنت سے ایک مینڈھا آیا جو حضرت اسمعیلؑ کی جگہ پر ذبح ہوا، اور دوسری تعبیر یہ ہے، کہ آپ کی یہ سنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری کر دی گئی ہے۔ ہم جو قربانی کرتے ہیں یہ اسی قربانی کا تسلسل ہے۔ صحابہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے جو ہا ارشاد فرمایا: ”یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے“ البتہ ہمارے لیے جو لمحہ فکر یہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ تو بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے، کیا ہماری یہ قربانی کہیں اس درجے میں ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ ایک نشانی ہے، شعائر اللہ میں سے ہے اور یہ شعائر اللہ بھی اہم ہوتی ہیں۔ شعائر اللہ علامات ہوتی ہیں۔ مثلاً خانہ کعبہ بھی شعائر اللہ میں سے ہے۔ صنفا اور مردہ شعائر اللہ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قربانی کے جانوروں کو بھی شعائر بنا دیا ہے۔ اس کے ذریعے سے شعور حاصل کرو کہ زندگی کا مقصد کیا ہے۔

حضرات! اگر آپ کا کسی درجے میں بھی حضرت ابراہیمؑ کے اتباع کا ارادہ ہے، تو آج ہی یہ طے کر لیجئے کہ اپنی اولاد کو دنیا کے لیے نہیں بلکہ دین کے لیے تیار کرنا ہے۔ اگر آپ یہ طے کر لیتے ہیں تو پھر اپنی وہ اُمگلیں جو اولاد سے وابستہ ہیں ان کو ذبح کریں، اور خلوص دل سے یہ دعا کریں اے اللہ میرے اس بیٹے کو، میری اس اولاد کو اپنے دین کے لیے قبول کر لے۔ اگر ہماری نیت یہ ہو جائے تو کسی نہ کسی درجے میں ہماری قربانی کی بھی کچھ نہ کچھ مناسبت حضرت ابراہیمؑ کی اس قربانی کے ساتھ ہو جائے گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کی رضا کے لئے اپنے جذبات کو قربان کریں، اپنے مفادات کو قربان کریں، یہ بھی میں اس اعتبار سے کہہ رہا ہوں کہ عنقریب اس ملک کے اندر سیکولر طاقتوں اور مذہبی طاقتوں میں بڑا تصادم ہونے والا ہے

تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام
اسلام کی معاشرتی اقدار کے حق میں اور

فحاشی و عریانی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

27 دسمبر بروز جمعرات تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام اسلام کے معاشرتی نظام کے حق میں اور فحاشی و عریانی کے خلاف شام چار بجے چیرنگ کراس مال روڈ پر ایک مظاہرہ منعقد کیا گیا جس میں رفقاء تنظیم اسلامی کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شرکاء نے ہاتھوں میں بینراورٹی بورڈز اٹھار کھے تھے۔ مظاہرہ کی قیادت قائم مقام امیر تنظیم اسلامی لاہور ڈاکٹر عارف رشید نے کی۔ اس موقع پر تجمل حسن میر نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارا معاشرہ جس زبوں حالی کا شکار ہے، اس کی وجہ اس وعدہ سے انحراف ہے، جو مسلمانوں نے پاکستان حاصل کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے کیا تھا کہ یا اللہ! میں ایک خطہ زمین عطا فرما جس میں ہم تیرے پسندیدہ دین اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو نافذ کر سکیں۔ جب پاکستان بن گیا تو نفاذ اسلام کی تحریک اپنیوں کی غلطیوں اور دشمنوں کی سازش کی نظر ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج پاکستانی قوم اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہو کر دنیا پرستی میں غرق ہے اور کلڑے کلڑے ہو کر فرقہ پرستی کے تعصب میں مبتلا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ معاشرتی نظام ایک ایسے طاغوتی نظام کا حصہ ہے جس کا مقصد عوام کو پاکستان کی حقیقی منزل سے قافل رکھنا ہے۔ میڈیا کے ذریعے دنیوی تعیشات اور آسائشوں کی اتنی ترغیب اور لالچ دی جاتی ہے کہ نوجوان نسل دنیوی زندگی کی کامیابی اور ترقی کو ہی مقصد زندگی سمجھتی ہے۔ نام نہاد روشن خیالی کے نام پر میڈیا کے ذریعے شرم و حیا اور پردے کے تصورات کو ختم کیا جا رہا ہے اور فحاشی و عریانی کو عام کیا جا رہا ہے جبکہ منکرات کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو انہما پسند اور رجعت پسند قرار دے دیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی ذاتی مفادات کی سوچ سے اوپر اٹھ کر اس ظالمانہ نظام کو بدلنے کے لئے حقیقی اسلامی انقلاب کی جدوجہد کا مقصد حیات بنانا ہوگا۔

تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم تربیت شاہد اسلم نے کہا کہ عورت کو اللہ نے وہ مرتبہ دیا ہے کہ جنت کی حوریں رشک کرنے لگیں۔ خالق کائنات نے اس کے قدموں تلے جنت رکھ دی۔ اسے ایسی ردا پہنائی کہ شیطان لعین دست درازی نہ کر سکے۔ مگر یہ شیطان بڑا چال باز ہے۔ اس نے آزادی نسواں کا ایسا نعرہ لگایا کہ عورت عصمت و عصمت کے قلعے کو چھوڑ کر زرق برق لباس زیب تن کر کے بازاروں کی زینت بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کی عصمت کی حفاظت کے لئے بے حیائی کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دراصل مغرب نے صلیبی جنگوں سے یہ سبق سیکھا تھا کہ ان ایمان والوں کو تم زیر نہیں کر سکتے جب تک ان کو بے غیرت نہ بنا دو کیونکہ یہ جان تو دے دیتے ہیں لیکن عزت و آبرو کا سودا نہیں کرتے۔ اس لئے وہ ایسا حربہ اختیار کر رہے ہیں کہ غیرت مسلمان کے دل سے نکال دی جائے۔ سب سے بڑا ہتھیار جو انہوں نے استعمال کیا ہے وہ نظام تعلیم ہے جس کے ذریعہ عورت کی سرشت کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کو ناکام بنانے کی واحد راہ یہ ہے کہ ہم اپنے دین کو اپنے ملک میں نافذ کرنے کی جدوجہد کو اپنائیں اور رسول عربی ﷺ کے ارشاد کہ: ”حیا اسلام کا خلق ہے“ کے مطابق خود بھی باحیا بنیں اور بے حیائی کو معاشرے سے بھی ختم کریں اور پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائیں، وگرنہ کہیں ہم خود اللہ کے دشمنوں میں شامل نہ ہو جائیں۔

مظاہرین نے جوٹی بورڈز اٹھا رکھے تھے ان پر درج ذیل نعرے درج تھے:

- 1- با شرم و با حیا بندہ مومن با صفا 2- فروغی مسائل کو چھوڑو بے حیائی، فحاشی کے زور کو توڑو
- 3- حیا نصف ایمان ہے بے حیا انسان حیوان ہے
- 4- دجالیت کا آخری قتنہ..... قتنہ النساء اے پاکستانی اس سے اپنے ملک کو بچا

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

جس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے اعتراض حسن نے کہا کہ بس ہم انتخابات کے بعد حکومت کو عدلیہ کی بحالی کے لیے تین ہفتے دیں گے، اور اگر 3 نومبر والی عدلیہ بحال نہ کی گئی تو ہم تحریک چلائیں گے اور اس کے آثار بھی موجود ہیں۔ بعض جماعتیں اس کے لیے بائیکاٹ کر رہی ہیں، پھر یہ کہ جو کچھ سوات میں ہو رہا ہے، میران شاہ میں اور بلوچستان میں ہو رہا ہے، آخر ہر چیز کا ایک نتیجہ نکلتا ہے، اگر آئندہ برسر اقتدار آنے والی حکومت نے بھی اسلامی نظریے اور مدارس کے خلاف اقدامات جاری رکھے تو مدارس کے طلبہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ لال مسجد کے سانحہ کے بعد عربی مدارس کے طلبہ کے اندر ایک لہر دوڑ گئی ہے، ایک کرنٹ دوڑ گیا ہے، اب ان کے اندر جذبہ ہے، وہ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں گے، میدان میں آ جائیں گے۔ تو اس ملک کے اندر یقیناً آثار یہ ہیں کہ سیکولر الحاد، مشرکانہ قوتیں اور دینی قوتوں میں تصادم ہو جائے۔ یاد رہے کہ شرک سے مراد صرف بت پرستی نہیں ہے، شرک سے مراد غیر اللہ کی حکومت بھی ہے، یہ سب سے بڑا شرک ہے۔ حاکمیت کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں Sovereignty belongs to the people، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے عوام کو خدا بنا دیا ہے۔ انہیں اختیار دے دیا کہ جو چاہیں قانون بنا دیں، یہ کفر ہے، یہ شرک ہے۔ اسلام کے نزدیک حاکمیت صرف اللہ کا حق ہے۔ لہذا جہاں اس نے کوئی حکم دے دیا ہے یا کسی کام سے روک دیا ہے وہاں تمام کے تمام انسان مل کر بھی اس کے منافی قانون نہیں بنا سکتے، اگر ایسا کرتے ہیں تو یہ گویا کہ اللہ سے بغاوت ہے۔ البتہ جہاں اللہ اور اس کے رسول کا کوئی حکم نہیں ہے، وہاں باہمی مشورہ سے قانون سازی کریں۔ بہر حال ہمارے ملک کے حالات ایک بڑے logical end کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تو ہمیں انفرادی طور پر تیار ہونا چاہیے کہ ہم اپنے جذبات، اپنے مفادات، اپنی مصلحتوں کو قربان کریں، جب آپ بکرے کی گردن پر چھری پھیریں تو اس وقت یہ خیال کیجئے کہ اے اللہ میں اپنے جذبات و خواہشات پر بھی یہ چھری پھیر رہا ہوں، اے اللہ میری اس چھری کو صرف اس بکرے کے اعتبار سے نہیں میرے جذبات و خواہشات کے اعتبار سے بھی قبول فرما۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی قربانیوں کو طرح قبول فرمائے۔ آمین (تخلیص: محبوب الحق عاجز)

تنظیم	اسلامی	کا	قیام
نظام	خلافت	کا	قیام

خدا کا حکم ماننا ہے یا.....؟

مہینے جیل میں کاٹے اور اس کے ساتھ ہی مجھے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا اور میرے سارے حقوق ضبط کر لئے گئے اور کوئی واجبات نہیں دیئے گئے۔

فرائیڈے اسپیشل: مولانا مودودیؒ سے پہلا تعارف کب ہوا؟

چودھری رحمت الہی: یہ اُس وقت کی بات ہے جب مولانا کا گروے کا پہلا آپریشن ہوا، اس کے بعد سیالکوٹ کے قریب ہی ایک گاؤں ہے، وہاں چودھری محمد اکبر مرحوم (جماعت کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے) کا گھر تھا اور چودھری محمد اکبر بڑے تھے اور چودھری محمد اشرف چھوٹے تھے۔ ان کے گھر پر مولانا مودودیؒ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ اسی دوران وہاں اجتماع ہوا، اس میں مولانا نے شہادتِ حق والی تقریر کی۔ میں بھی اُس زمانے میں اپنی ڈیوٹی کے سلسلے میں وہاں (فوج میں) تعینات تھا۔

ویسے تو اجازت نہیں تھی، میں چلا جاتا تھا چوری چھپے۔ وہاں میں نے مولانا مودودیؒ کو دیکھا اور مصافحہ ہوا۔ بات چیت تو نہیں ہوئی لیکن شہادتِ حق والی تقریر سنی۔

جماعت نے ایک درس گاہ قائم کی تھی۔ مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا غازی عبدالجبار، مولانا مسعود عالم ندوی اس کے اساتذہ میں تھے۔ یہ راولپنڈی میں قائم تھی۔ پھر میں اس درس گاہ میں پڑھنے کے لیے چلا گیا لیکن بد قسمتی سے لوگ نہیں آئے، ہم صرف تین آدمی آئے۔ یہ درس گاہ چار چھ مہینے چلتی رہی۔ ظاہر ہے کہ تین آدمیوں سے درس گاہ تو نہیں چلتی، پھر وہ ختم ہو گئی۔ چونکہ میں راولپنڈی میں اسی درس گاہ کے سلسلے میں تھا اور مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کا بھی راولپنڈی میں قیام تھا، پھر میں نے ان سے درخواست کی کہ میں عربی سیکھنا اور پڑھنا چاہتا ہوں تو انہوں نے مجھے پڑھانا شروع کیا، لیکن وہ بھی چند مہینے میں ان سے پڑھ سکا، وہ مشرق وسطیٰ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ پھر میں نے ان سے بات کی کہ مجھے اور پڑھنا تھا اور آپ اب جا رہے ہیں تو میں کیا کروں؟ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ بھی میرے کو لیگ ہم سفر مولانا محمد ناظم ندوی انڈیا سے کراچی آ گئے ہیں، اگر تم کراچی چلے جاؤ، میں ان سے کہوں گا تو وہ پڑھا دیں گے۔ پھر میں کراچی چلا گیا۔ مولانا ناظم ندوی سے بھی دو چار مہینے پڑھ سکا، کیونکہ وہ دوبارہ انڈیا چلے گئے۔ میرا تو بالکل کوئی نہیں تھا، جس مقصد کے لیے کراچی گیا تھا وہ پورا نہ ہوا تو پھر میں نے سروں کر لی۔ اُس زمانے میں لیاقت علی خان وزیر اعظم تھے۔ ان کے دفتر میں (باقی صفحہ نمبر 4 پر)

چودھری رحمت الہی جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر ہیں۔ آپ 1923ء میں جہلم میں پیدا ہوئے۔ گریجویشن کرنے کے بعد فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ دوران ملازمت جب اُن کے سامنے یہ سوال آیا کہ خدا کا حکم ماننا ہے یا فوج کا، تو انہوں نے برملا کہا کہ وہ پہلے خدا کا حکم مانیں گے، آپ کا کورٹ مارشل ہوا اور ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے۔ ہفت روزہ فرائیڈے اسپیشل نے اپنی اشاعت 9 اکتوبر 2007ء میں اُن کا ایک مفصل انٹرویو شائع کیا، جس میں انہوں نے جماعت اسلامی کے قیام، قیام پاکستان اور جماعت کا کردار، ضیاء الحق کے دور حکومت، آئین میں سرحدوں ترمیم اور پرویز مشرف کے دور اقتدار پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس انٹرویو کے چند اقتباسات ندائے خلافت میں شائع کئے جا رہے ہیں، جو تحریر کی کارکنوں بالخصوص رفقاء تنظیم اسلامی کے لئے سبق آموز ہیں۔ (ادارہ)

فرائیڈے اسپیشل: کورٹ مارشل کی کیا تفصیلات ہیں؟

چودھری رحمت الہی: اس کی تفصیلات یہ ہیں کہ 1945ء کے آخر میں جنگ ختم ہو چکی تھی اور میں ملائیشیا میں تھا۔ ملائیشیا میں سروں کے دوران ہی فوج کا ایک قاعدہ ہے کہ ہر روز شام کورول کال پریڈ ہوتی ہے جس میں سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اُس بار میچ کی وجہ سے پریڈ لیٹ ہو گئی اور اسی دوران مغرب کا وقت ہو گیا تو ہم نے (میں اور شکر الدین صاحب) نے مغرب کی نماز کی اجازت چاہی لیکن ہمیں ڈانٹ کر واپس کر دیا کہ ہم لوگوں نے بھی نماز پڑھنی ہے، ٹھیک جب پریڈ ختم ہو جائے گی تو تم بھی نماز پڑھ لینا۔ اس کے بعد 10 منٹ اور گزر گئے، ہم نے پھر درخواست کی تو پھر بھی یہی جواب ملا۔ اس کے بعد ہم دونوں وہ پریڈ چھوڑ کر نماز کے لئے چلے گئے۔ اس پر ہماری گرفتاری ہوئی اور پھر کورٹ مارشل ہوا۔ کورٹ مارشل کے دوران ویسے تو شاید ہمیں نہ معلوم کچھ اور ہوتا لیکن اس میں سوال جواب ہوا اور اس میں ہم سے انہوں نے Clearly پوچھا کہ اگر آپ کے سامنے ایک جانب خدا کا حکم ہے اور دوسری طرف فوج کا حکم ہے تو آپ کس کی تعمیل کریں گے؟ تو ہم نے ظاہر ہے کچھ اور تو نہیں کہنا تھا، ہم نے کہا پہلے ہم خدا کا حکم مانیں گے پھر فوج کا حکم بعد میں مانیں گے۔ اس بات پر ہمیں سزا ہو گئی۔ شکر الدین صاحب سپاہی تھے تو انہیں ایک سال کی سزا ہوئی اور میں چونکہ نان کیشنڈ آفیسر (NCO) تھا تو مجھے تین مہینے کی سزا ہوئی۔ ایک سال کی سزا والے تو سول جیل میں چلے جاتے ہیں اور میں نے تین

فرائیڈے اسپیشل: ابتدائی حالات اور تحریر کی زندگی کے سفر کے بارے میں بتائیے؟

چودھری رحمت الہی: تعلیمی ادوار کے بعد علاقے کی روایت کے مطابق فوج میں ملازمت اختیار کی، تقریباً سات سال تک فوج میں سروں کی۔ اسی دوران 1944ء میں مجھے تحریک اسلامی کا لٹریچر ملا اور وہ پڑھنے کے بعد میرا سارا رجحان تحریک کی طرف ہو گیا، پھر اس کے بعد میں نے فوج سے ایک دو مرتبہ استعفا دیا لیکن چونکہ وہ جنگ کا زمانہ تھا، لہذا مجھے وہاں سے فارغ نہیں کیا گیا۔ بلاخر ایک مسئلے پر میرا کورٹ مارشل ہوا، جس کی وجہ سے مجھے فوج سے فارغ کر دیا گیا اور پھر 1947ء کے آغاز میں جب دارالاسلام کا اجتماع ہوا تو میں اس میں شریک ہوا۔ اجتماع سے واپس میں اپنے گھر تو آ گیا لیکن فوراً بعد ہی دارالسلام مرکز چلا گیا اور پھر وہاں سے جماعتی زندگی کا آغاز ہوا۔ پھر جب پاکستان بنا تو ہجرت کر کے سب لوگوں کے ساتھ لاہور آ گیا اور یہاں مرکز کے ساتھ میں رہا۔

فرائیڈے اسپیشل: آپ جس دور کی بات کر رہے ہیں اُس وقت تو فوج میں جانے پر لوگ فخر محسوس کرتے تھے اور آپ چھوڑنا چاہتے تھے۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

چودھری رحمت الہی: تحریک سے متاثر ہونے اور مولانا مودودیؒ کی کتابیں پڑھنے کے بعد ظاہر ہے آدمی کا ذہن صاف ہو جاتا ہے، پھر یہ احساس بھی مجھے ہو گیا تھا کہ میں جس فوج کا حصہ ہوں وہ تو ایک باطل کی خدمت کرنے والی فوج ہے، لہذا مجھے اس میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔

خلافت کا مفہوم

مفسرین قرآن کی نگاہ میں

مرزا ندیم بیگ

اسلام دنیا کا دین واحد ہے جس کا مطمح نظر انسانیت کی دنیا اور آخرت میں فلاح و بہبود ہے۔ اسلام کی یہ خاصیت ہے کہ جہاں وہ حیات انسانی کے فطری میلانات کی تسکین کرتا ہے، وہاں انسان کی رفعت اور روحانی سر بلندی کے بھی انتظامات کرتا ہے۔ دین فطرت اسلام جس طرح سے انسان کی اقتصادی اور مادی زندگی پر محیط ہے اسی طرح وہ انسان کی روحانی زندگی کو بھی اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ اسلام انسان کی عملی زندگی میں بھی پوری شان سے جلوہ گر ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ایک ایسا ہمہ گیر اور جامع نظام وجود میں آتا ہے جس سے زیادہ جامعیت ہمہ گیری کسی اور انسانی نظام میں نہیں پائی جاتی۔ نظام اسلامی اور اس کے داعی اعظم ﷺ کی یہ خاصیت ہے کہ کہ انہوں نے جن نفوس قدسیہ کی تربیت کی اور انہیں انسانیت کے جس بلند ترین مقام پر پہنچایا۔ وہاں تک تمام تر ترقی کے باوجود کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا۔ تربیت نبوی ﷺ کی کھٹالی میں تیار ہونے والی شخصیات رہبان تھیں نہ دنیا کی گہما گہمی سے کٹی ہوئیں بلکہ انہوں نے بھرپور زندگی بسر کیں۔ انسانی اجتماعیت کے متعلق اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے، تاکہ احکام خداوندی کی اطاعت کرے۔ انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت ہے۔ سورۃ الذاریات میں ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

(آیت 56)

”اور میں نے جن وانس کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔“

اسلام کے نظام اجتماعی کو قرآن میں ”خلافت“ کا عنوان دیا گیا ہے۔ ”خلافت“ خلف متخلف سے مصدر ہے اور اس کا لغوی مفہوم ”جانشینی“ ہے۔ یعنی خلیفہ کو جانشین اور نائب کہا جاتا ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے لفظ ”خلافت“ اللہ کی نیابت اور جانشینی کے لئے مستعمل ہے۔ اور جب لفظ خلافت کے ساتھ ”راشدہ“ کی صفت کا اضافہ کر دیا جائے تو

اس سے مراد وہ تیس سالہ زریں دور ہے جو نبی کائنات ﷺ کے وصال پاک کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت سے شروع ہوتا ہے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے ادوار حکومت تک جاری رہتا ہے، اور یہ چاروں صحابہ خلفائے راشدین کہلاتے ہیں یعنی راست رو جانشین یا ہدایت یافتہ خلفاء۔

خلافت کے مفہوم کو مزید جاننے کے لئے مختلف مفسرین کرام کی تفاسیر کے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

خلیفہ مالک نہیں ہوتا

اردو زبان کی مشہور تفسیر ”تفہیم القرآن“ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ”انی جاعل فی الارض“ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”خلیفہ (وہ ہے) جو کسی کی ملک میں اس کے تفویض کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے۔ خلیفہ مالک نہیں ہوتا، بلکہ اصل مالک کا نائب ہوتا ہے۔ اس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے منشا کے مطابق کام کرنے کا حق نہیں رکھتا، بلکہ اس کا کام مالک کے منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ خود اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھے اور تفویض کردہ اختیارات کو من مانے طریقے سے استعمال کرنے لگے، یا اصل مالک کے سوا کسی اور کو مالک تسلیم کر کے اس کے منشا کی پیروی اور اس کے احکام کی تعمیل کرنے لگے تو یہ سب خداری اور بغاوت کے افعال ہوں گے“

خلافت کی بنیاد انسانی استعداد علم ہے

پیر کرم شاہ الازہریؒ اپنی تفسیر ”ضیاء القرآن“ میں ”انی جاعل فی الارض خلیفۃ“ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

”دو چیزیں غور طلب ہیں (1) خلیفہ کسے کہتے ہیں؟ (2) انسان کو منصب خلافت کیوں تفویض کیا گیا؟ خلیفہ وہ ہے جو کسی کے ملک میں اس کے نائب کی حیثیت سے اس کے احکام کے مطابق عمل کرائے۔ اس منصب کے لئے انسان کے انتخاب کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے علاوہ جتنی مخلوق ہے اُس کی استعداد علم اور اس کا دائرہ عمل

محدود ہے، اور جس کی محدودیت کا یہ عالم ہو وہ اس ذات پاک کا خلیفہ نہیں بن سکتا جس کا علم، ارادہ، احکام اور تصرف غیر محدود ہے لیکن انسان جو ابتدا میں ضعیف بھی ہے اور جہول بھی اس میں وہ پایاں ناپذیر استعداد رکھ دی گئی ہے اور عقل و فہم کی وہ قوتیں ودیعت فرمادی گئی ہیں جن کے تصرفات کی حد نہیں اس لیے جملہ مخلوقات سے صرف یہی ایک مخلوق ہے جو منصب خلافت کی اہلیت رکھتی ہے۔“

خلافت اللہ کا احسان ہے

مصر کے مشہور مفسر سید قطب شہیدؒ اپنی تفسیر ”فی ظلال القرآن“ میں ”انی جاعل فی الارض خلیفۃ“ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ”منصب خلافت درحقیقت انسان پر اللہ سبحانہ کا ایک احسان عظیم ہے اور اس کی عزت افزائی ہے اور اس وسیع کائنات میں اس کے بلند مرتبے کا اعلان ہے۔ یہ مفہوم ہے ”انی جاعل فی الارض خلیفۃ“ کا۔ اللہ سبحانہ نے زمین کی تمام نیچیاں آدم کے سپرد کر دیں اور انہیں اس خلافت کے منصب کو سنبھالنے کے لئے ضروری علم و معرفت بھی دے دیا گیا۔“

خلافت: انسان کی اطاعت کا امتحان

صاحب ”تذکر قرآن“ مولانا امین احسن اصلاحی مرحوم تحریر فرماتے ہیں: ”انی جاعل فی الارض خلیفۃ“ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی کے بعد اس کے معاملات سرانجام دینے کے لئے اس کی جگہ لے۔ اس وجہ سے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے (انسان کو) زمین میں کس کا خلیفہ بنانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا، اپنا یا زمین میں بسنے والی کسی پیشرو مخلوق کا؟ ایک رائے یہ ہے کہ انسان سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے، جب انہوں نے اس میں فساد مچایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پراگندہ و منتشر کر دیا اور ان کی خلافت بنی نوع انسانی کے سپرد فرمائی۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں خود اپنا خلیفہ مقرر کرنے کا فیصلہ فرمایا..... دوسری رائے مختلف اعتبارات سے قوی معلوم ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے انسان کی فضیلت کے بہت سے پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مثلاً! یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو انسان کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں، نیز اس کے بارے میں فرمایا کہ جو امانت آسمان اور زمین اٹھانے سے قاصر رہے اس کو انسان نے اٹھالیا۔ یہ ساری باتیں اس امر کے حق میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہو۔ لیکن ان تمام دلائل کے باوجود ایک سوال اس رائے سے متعلق بھی پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ خلیفہ تو اس کو مقرر کرنے کی

تعمیرات: ایک اہم قانونی و دستوری ادارہ

سید قاسم محمود

ترکی میں اہیائے اسلام کی تحریکوں کا تذکرہ ہو اور ”تعمیرات“ کا ذکر نہ ہو، یہ بہت عجیب بات ہوگی۔ تعمیرات کے بارے میں سابقہ اقساط میں کہیں کہیں سرسری ذکر ہو چکا ہے، اس مضمون میں قدرے تفصیل سے اس اہم قانونی و دستوری ادارے کا بیان کیا جائے گا۔

اسے تعمیراتِ خیر یہ بھی کہا جاتا ہے یعنی سود مند قانون سازی۔ تعمیرات سے وہ اصلاحات مراد ہیں جو سلطنت عثمانیہ کی حکومت اور ادارے کے سلسلے میں سلطان عبدالعزیز کے عہد حکومت میں جاری ہوئیں اور جن کی ابتدا اُس فرمان سے ہوئی جسے عام طور پر گل خانہ کا ”حکم شریف“ کہا جاتا ہے۔ تعمیرات کا پہلا دور 1839ء تا 1877ء اور دوسرا دور 1908ء تا 1918ء قرار دیا جاتا ہے۔ پہلے دور میں دستور سازی کی اصلاحی مہم میں جو کسر رہ گئی تھی، وہ دوسرے دور میں پوری ہوئی۔

تعمیرات نے اُن اصلاحات کو جاری رکھا، جنہیں سلطان سلیم ثالث اور محمود ثانی نے اس غرض سے شروع کیا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کو، جو اندرونی اور بیرونی لحاظ سے کمزور ہو چکی تھی، بچایا جاسکے۔ سلطان محمود ثانی اندرون ملک میں نظام جاگیرداری کو منسوخ کرنے اور یکی چری فوج کے رجعت پسند عنصر کی بیخ کنی کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس طرح داخلی معاملات میں اُس نے اپنی طاقت کو متحد و مستحکم کر لیا، لیکن وہ مصر اور یونان چھین جانے کو نہ روک سکا۔ باوجود اس کے اس کا کام ابھی تعمیری حیثیت نہ رکھتا تھا۔ یہ کارنامہ اُس کے جانشینوں، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اُس کے جانشینوں کے ماتحت افسروں کے حصے میں آیا۔ چونکہ خود سلاطین اصلاحات کے اجراء و نفاذ میں نااہل ثابت ہوئے، اس لیے اصلاحات کے اجراء و نفاذ کا کام بتدریج ترک سرکاری افسروں ہی کے ایک اصلاحی گروپ کے ذمے ہوتا گیا۔ 1839ء سے لے کر کریمیا کی جنگ کے خاتمے تک اصلاحات کی روح رواں مصطفیٰ رشید پاشا تھا (وفات 1858ء) جو چھ مرتبہ وزیر اعظم بنا۔ اصلاحات کے

دوسرے دور میں، جس کا آغاز فرمان معروف بہ ”حکم ہاپوں“ کے ذریعے فروری 1856ء میں ہوا، مصلحین کی قیادت علی پاشا (وفات 1871ء) اور فواد پاشا (وفات 1869ء) نے کی۔ تیسرے دور کا آغاز 1871ء سے ہوا، جس کی رہبری ترکی کی عظیم شخصیت مدحت پاشا (وفات 1883ء) نے کی تھی۔

گل خانہ کا ”حکم شریف“ کسی قسم کے افکار تازہ کی وجہ سے ممتاز نہ تھا۔ اس فرمان میں سلطان نے اس بات کا اعلان کیا کہ ”آج کے دن سے مابعد دولت کی خواہش ہے کہ ہماری ساری رعایا کی آبرو اور مال محفوظ رہے۔“ ”التزام“ یعنی ٹیکسوں کی وصولی کو اجارے پر دینے کا قانون موقوف ہو۔ فوج میں بھرتی کا کام زیادہ باقاعدگی کے ساتھ ہوا

معاهدہ پیرس، 30 مارچ 1856ء کی رو سے یورپی ممالک نے اقرار کیا کہ سلطنت عثمانیہ کے داخلی امور میں انہیں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہو گا لیکن اس معاہدہ کے بعد بھی یورپی طاقتوں کی دخل اندازی کا سلسلہ ختم نہ ہوا

کرے۔ مجملہ ملزموں کے مقدمات کھلی عدالتوں میں پیش ہوں۔“ یہ ضابطہ صراحت کے ساتھ وضع کیا گیا کہ رعایا کے مجملہ افراد بلا لحاظ مذہب (”اہل اسلام و مل سائرہ“) قانون کی نظر میں برابر سمجھے جائیں۔ ”مجلس احکام عدلیہ“ تو موجود ہی ہے، ضروری ایکٹ بنانے کے لیے اُس کے ارکان کی تعداد میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے۔

[اس شاہی فرمان کے دیباچے میں یہ بیان کر دیا گیا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کی سابقہ خوش اقبالی قرآن مجید کے احترام کی وجہ سے تھی۔ آخر میں یہ بھی واضح کر دیا گیا تھا کہ جدید قوانین کا مقصد یہ ہے کہ ”اصولِ حقیقہ“ یعنی پرانے

اصولوں و ضوابط میں پوری پوری تبدیلی کی جائے۔] حقیقت یہ ہے کہ اس خط یعنی فرمان کا مسودہ تیار کرتے وقت اگر مقصد ایک طرف یہ تھا کہ ملکی حکومت پر دوبارہ اعتماد قائم کیا جائے تو دوسری طرف یہ بھی تھا کہ یورپی ممالک (حال یورپی یونین) کو کسی طرح مطمئن کیا جائے، کیونکہ ملک کے داخلی امور میں اُن کے آئے روز کی دخل اندازی تشویش ناک صورت اختیار کرتی چلی جا رہی تھی۔ اُس وقت تو یہ دوہرا مقصد حاصل ہو گیا، لیکن جو نئی اصلاحات کے رائج کرنے کی کوشش کی گئی، بے شمار مشکلات کا سامنا ہوا اور قدرتی طور پر حالات کا تقاضا بھی یہی تھا۔ نئے قوانین یورپی ممالک کے دستوری نظام، بالخصوص فرانس کے نظام پر مبنی تھے، اور جب انہیں جاری کیا گیا تو ملک میں ایسے مسائل اور امتیازات پیدا ہو گئے جو قدیم نظام میں کبھی اس طرح باعث تشویش نہ ہوئے تھے۔ چار قسم کی مصلحتیں پیش نظر رکھنا ضروری تھیں:

- 1۔ بول اور فوجی افسروں کی مصلحتیں۔ یہ پرانے نظام کے ماتحت سلطان کے غلام ہوا کرتے تھے۔
- 2۔ آزاد مسلمان رعایا کی مصلحتیں۔ ان میں علماء کا گروہ بہت نمایاں تھا۔
- 3۔ غیر مسلم رعایا کی مصلحتیں
- 4۔ غیر ممالک کی مصلحتیں

پہلے دو گروہوں کو یکجا کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی۔ انہیں مذہب نے متحد کر رکھا تھا اور سلطان محمود ثانی اور سلطان عبدالعزیز سرکاری ملازموں کے جان و مال پر اپنے حقوق سے دست بردار ہو چکے تھے۔ محمود ثانی نے بھی جاگیرداری کا نظام موقوف کر کے اسلامی عناصر کو متحد کرنے میں بڑی مدد دی۔ لیکن عیسائیوں اور یہودیوں کو مسلمانوں کے برابر حقوق عطا ہونے کے باعث اس بات کا خدشہ پیدا ہو گیا کہ سلطان محمد فاتح کے وقت سے جو خود اختیاری یہود و نصاریٰ کو حاصل تھی، وہ اب اس سے محروم ہو جائیں گے۔ علمائے اسلام کے خلاف ایسی کوششوں سے، جن کے ذریعے وہ اپنے شرعی اختیارات اور حق ادارہ سے محروم ہو جائیں اور اسی طرح اُن مشکلات کے پیش نظر جو غیر مسلموں کو فوج میں بھرتی کرنے سے پیدا ہوئیں، یہ جلد ظاہر ہو گیا کہ حقوق مساوات مل جانے سے خود غیر مسلموں کو برا نفع ہی نفع نظر نہیں آتا تھا، بلکہ اس رعایت کی وجہ سے غیر مسلم جماعتوں کی باہمی چپقلش اور اختلافات اور زیادہ بڑھ گئے تھے، اور یہ اختلاف اکثر حالات میں ایسے سنگین

تھے کہ غیر مسلموں اور مسلمانوں کے درمیان بھی ویسے سخت اختلاف نہ تھے۔ آخر میں غیر ملکی گروہ جو تعداد کے لحاظ سے تو بہت کمزور تھا، لیکن آزادیاں اور خصوصی مراعات، جو انہیں امتیازات کے ماتحت حاصل تھیں، اُن کی وجہ سے وہ ایسی حیثیت قائم کر چکا تھا، جو پہلے سے اس لیے مضبوط تر ہو گئی کہ غیر ملکی طاقتوں نے اس حیثیت سے فائدہ اٹھایا۔ یہ فائدہ صرف اُن کی اپنی بہبود ہی کے لیے نہیں تھا، بلکہ اس غرض سے بھی تھا کہ غیر مسلم رعایا کی تکمیل کے سلسلے میں جو یہ رعایا اپنی خصوصی مراعات کو بدستور قائم رکھنے کے لیے کر رہی تھی، اپنے آپ کو اُن کا حامی اور محافظ بنالیں (فرانس بوجہ خصوصی امتیازات اور رُوس بوجہ عہدہ نامہ کو چک قینا رچہ)۔ غرضیکہ تنظیمات کی راہ میں زیادہ شدید مشکلات عیسائیوں اور یہودیوں ہی کی الجھنوں کی وجہ سے پیدا ہوتی رہتی تھیں۔ چنانچہ کریٹ، پوسنہ اور ہرسک (ہرزی گوینا)، لبنان اور بلخاریہ میں بغاوتیں ہوئیں، اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ یورپی ممالک (بشمول پاپائے روم) ہمیشہ مداخلت پر اُتر آتے تھے، اور یہی وجہ تھی کہ خود ترکی میں خاصا بڑا فریق پیدا ہو گیا جو ان تنظیمات کو سلطنت عثمانیہ کے مفادات کے لیے خطرناک سمجھتا تھا، لیکن جو راستہ سلطان ایک دفعہ اختیار کر چکا تھا، ترک نہیں کیا جاسکتا تھا، کیونکہ خود پُرانے ادارے بھی اب خود لوگوں کے تحفظ حقوق کے ضامن نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن مذہبی نقطہ نظر سے تنظیمات کی مخالفت سامنے نہ آئی تھی۔ جب ”خط شریف“ پڑھا گیا تو شیخ الاسلام خود موجود تھے گو معلوم نہ ہوتا تھا کہ مختلف قوانین جو اس سلسلے میں نافذ کیے گئے، اُن کی منظوری انہوں نے فتوے کے ذریعے دی۔ اس کے برعکس وزراء اور سرکاری افسر، جو اصلاحات (تنظیمات) کے نفاذ کے ذمہ دار تھے، ہمیشہ قانون شریعت کی بعض صریح دفعات کو منسوخ کرنے سے انکار کر دیتے تھے، مثلاً قتل مرتد یا عدالت کے روبرو غیر مسلم کی شہادت کا عدم جواز گواہ نہیں ہر ایسے قانون کے اجرا میں کوئی عذر نہ تھا جس سے شریعت کا کوئی تعلق نہ ہو۔

غرض ”تنظیمات“ کا نفاذ بڑی پُر آشوب فضا میں ہوا۔ کوئی وزیر اعظم شاذ ہی کسی منصوبے یا پروگرام کو مکمل طور پر امن کے ساتھ نباہ سکتا تھا۔ اچانک وزارت معزول ہو جاتی تھی۔ پھر اچانک ہی بحال بھی ہو جاتی تھی۔ باوجودیکہ سلطان عبدالجید اصلاحات کی طرف نسبتاً زیادہ مائل تھا، رشید پاشا 1846ء اور 1858ء کے درمیان چھ دفعہ وزیر اعظم بنا۔ عہدوں میں اس قسم کی تبدیلیاں سلطان عبدالعزیز کے زمانے میں بھی ہوئیں، جو اپنے پیشرو سے بہت زیادہ ملنوں مزاج تھا۔ مدحت پاشا نے 1873ء میں

صرف تین ہفتے تک وزارت کی اور دوسری بار کل سات ہفتے ایسے وقت بھی آئے جب غیر ملکی مداخلت کی وجہ سے اچانک نئی جدوجہد کی ضرورت پیش آئی۔ یہ صورت حال بالخصوص پیرس کی صلح کانفرنس سے پہلے کے مذاکرات کے وقت پیدا ہوئی۔ ترکی کے حلیف اُس وقت سلطان کو بین الاقوامی قرارداد کے ذریعے پابند کرنا چاہتے تھے کہ وہ ان اصلاحات کا فوری نفاذ کرے جو ابھی تک التوا میں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کا نتیجہ ”خط ہاپون“ (فروری 1856ء) کی شکل میں نکلا جو کہنے کو سلطان نے اپنے ادارے سے جاری کیا تھا۔ معاہدہ پیرس، 30 مارچ 1856ء کی رُوس سے یورپی ممالک صریح طور پر اقرار کر کے اس امر کو ذہن نشین کرتے ہیں کہ سلطنت عثمانیہ کے داخلی امور میں انہیں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ اس ”خط ہاپون“ کو عیسائیوں اور یہودیوں کے حقوق کی مساوات کے متعلق 1839ء کے وعدوں کی توثیق ہی سمجھنا چاہئے۔ اس فرمان میں خاص طور پر یہ تحریر تھا کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی مقدمات کے فیصلے کے لیے مخلوط عدالتیں قائم کی جائیں گی اور اُن کے متعلق جملہ قوانین کو جتنا جلد ممکن ہو سکا، منضبط کر دیا جائے گا۔ اسی ایکٹ میں ایک اور اہم بات یہ درج تھی کہ غیر ملکی طاقتوں کو یہ حق بھی دیا گیا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی حدود میں اراضی کی ملکیت حاصل کر سکیں گی۔ تاہم یورپی طاقتوں کی دخل اندازی کا سلسلہ 1856ء کے بعد بھی ختم نہ ہوا اور 1859ء میں انہوں نے ترکی کے یورپی مقبوضات میں تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ 1867ء میں یورپی

ممالک نے سلطنت عثمانیہ سے پھر باز پُرس شروع کی، لیکن وہ اس بات پر آپس میں متفق نہ ہو سکیں کہ حصول مقصد کے لیے کون سی تدابیر اختیار کی جائیں۔ روس کا مطالبہ یہ تھا کہ انتہائی لامرکزیت کا نظام وجود میں لایا جائے، مگر فرانس نے باپ عالی کو اس بات پر ابھارا کہ وہ رعایا کے مختلف طبقوں کو آپس میں ملا دینے کی حکمت عملی کو عمل میں لا کر دیکھے۔ رعایا کو آپس میں ملا دینے والا طریقہ وقتی طور پر مناسب حال سمجھا گیا۔ چنانچہ شہر غلطہ سرائے میں فرانسیسی زبان کی تعلیم کے لیے ایک ثانوی مدرسے کا افتتاح اسی کا ایک نتیجہ تھا۔ 1870ء میں یورپ کے واقعات (مثلاً فرانس اور جرمنی کی جنگ) کی وجہ سے یورپی دباؤ کچھ کم ہو گیا۔ ٹھیک یہی وہ زمانہ ہے جس میں ترکی میں لامرکزیت کی طرف زیادہ رجحان پیدا ہوا، لیکن طریق عمل کچھ ایسا تھا کہ اس سے نہ تو یورپی ممالک خوش ہوئے اور نہ غیر مسلم رعایا۔ تاہم اس حکمت عملی میں تھوڑی بہت کامیابی ضروری ہوئی۔ مثلاً طرابلس اور تونس میں عثمانی حکومت کچھ مضبوط ہو گئی، لیکن اس کا رد عمل بھی جلد ہی محسوس ہونے لگا۔ سلاویہ صوبوں میں 1875ء میں بغاوت ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ 1876ء میں قسطنطنیہ میں ایک یورپی کانفرنس کا اجلاس ہوا، اور اس سے اگلے سال روس سے تباہ کن جنگ چھڑ گئی، جس کی وجہ سے رومانیہ اور سربیا کے صوبے سلطنت عثمانیہ سے الگ ہو گئے اور بلخاریہ تقریباً خود مختار ہو گیا۔ (عہد نامہ برلن، 13 جولائی 1879ء کی رُوس سے)۔ (جاری ہے)



النصر لیب

مستند اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ادارہ

ایک ہی چھت کے نیچے تمام اقسام کے معیاری لیبارٹری ٹیسٹ ایکسرے ای سی جی اور الٹراساؤنڈ کی سہولیات

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی نگاہ میں قابل اعتماد ادارہ

خصوصی پیکیج خصوصی میڈیکل چیک اپ ☆ الٹراساؤنڈ ☆ ای سی جی ہارٹ ☆ ایکسرے چیسٹ ☆ لیور ☆ کڈنی ☆ جوڑوں سے متعلقہ متعدد ٹیسٹ ایپاٹائٹس بی اور سی Elisa Method کے ساتھ ☆ بلڈ گروپ ☆ بلڈ شوگر ☆ مکمل بلڈ اور مکمل پیٹھ ٹیسٹ صرف 2000 روپے میں کروائیں۔

ISO 9001:2000

QMS CERTIFIED CLINICAL LAB
BY MOODY INTERNATIONAL

تنظیم اسلامی کے رفہام اور ندائے خلافت کے قارئین اپنا ڈسکاؤنٹ کارڈ لیبارٹری سے حاصل کریں۔ ڈسکاؤنٹ کارڈ کا اطلاق خصوصی پیکیج پر نہیں ہوگا۔

النصر لیب: 950۔ بی، مولانا شوکت علی روڈ، فیصل ٹاؤن (نزدراوی ریسٹورنٹ) لاہور

فون: 5162185-5163924 موبائل: 0300-8400944

E-mail: alnasar@brain.net.pk Website: www.alnasar.com.pk

ایں ہنک این نگر چالاک بیہود

ڈاکٹر طاہر ابراہیم

کے ساتھ بھی بینکروں نے اپنا گراؤ آزما یا اور 1985ء تک فیڈرل گورنمنٹ کے قرضے دس کھرب ڈالر سے بڑھ کر 50 کھرب ڈالر تک پہنچ گئے۔

عالمی معاملات میں امریکہ کہ بینکروں نے بعد میں کس کس طرح استعمال کیا، یہ کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ تا آنکہ WTO کی جغرافیائی سرحدوں سے ماورا سلطنت (مہاجنی ملکیت) کا زمانہ آن پہنچا ہے۔ یہ حکومت عالمی مہاجن کی ہے جو کارپوریٹائزیشن کا نقاب اوڑھ کر مصدقہ شہود پر نمودار ہو رہی ہے۔ اس حکومت نے اپنے دو کارندوں منموہن سنگھ اور شوکت عزیز کے ذریعے نان ٹیرف ٹیریٹری یعنی مسئلہ کشمیر کو ایک طرف دیکھ کر دونوں ملکوں کے درمیان ٹریڈ اوپن کروادی ہے۔ ٹمائٹروں کے ٹرک واہمہ پارڈر سے پاکستان میں داخل ہوئے تو بی بی سی نے اسے قیام پاکستان کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان انتہائی اہم واقعہ قرار دیا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ اہم تر حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے قومی حلقوں، میڈیا اور عوامی سطح پر انڈیا سے ہر طرح کی درآمدات کے خلاف اب احتجاج کا ایک کلمہ بھی بلند نہیں ہو رہا!!! آج سے پانچ سال قبل تک اس کا تصور بھی بہت مشکل تھا کہ سبزیاں اور گوشت بھی ہم اپنے ازلی دشمن سے درآمد کر کے کھائیں گے۔ اور اب روح اقبال پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ۔

ایں ہنک این نگر چالاک بیہود
نور حق از سینہ آدم ربود
تا تہد ہالا نہ گورد این نظام
دانش و تہذیب دریں سوادے نظام

پاکستان میں شوکت عزیز کے بعد میاں محمد سومرو (جو کہ سابقہ بینکر ہیں) بھی اتفاقاً نگران وزیراعظم بن گئے ہیں؟ جن کا دور حکومت خاصا طویل بھی ہو سکتا ہے اگر اتفاقاً انتخابات ملتوی ہو جاتے ہیں۔

1970ء میں نیویارک کی سٹی گورنمنٹ کے خلاف سوشل ورکرز اور مزدوروں نے مظاہرے کئے۔ وہ سہولتیں اور مراعات بڑھانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ سٹی گورنمنٹ کے خلاف مظاہرے شدت اختیار کر گئے تو سٹی گورنمنٹ کو مزید قرضے حاصل کرنے پڑے۔ wall street کے بینکروں نے سٹی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ یا تو وہ ڈیفالٹر ہونا قبول کرے یا Grace Mausion (نیویارک سٹی گورنمنٹ کے دفاتر) میں ان کے نمائندوں کا تقرر قبول کرے۔ سٹی گورنمنٹ کو مجبوراً نمائندوں کا تقرر قبول کرنا پڑا۔ نمائندوں کی پالیسیوں کے نتیجے میں 1971ء سے لے کر 1980ء تک سٹی گورنمنٹ کے قرضے چند ارب ڈالر سے بڑھ کر دس کھرب ڈالر ہو گئے۔ (بعد میں یہ بات بھی کھل گئی کہ مظاہروں کے پیچھے بھی بینکروں کا ہاتھ تھا) سٹی گورنمنٹ کے بعد فیڈرل گورنمنٹ

جب بینکر (عالمی مہاجن) کی ڈیزائن کی ہوئی مہنگائی اور شخصی قرضوں کے ذریعے پیدا کیا جانے والا بحران مطلوبہ ٹیمپریچر تک پہنچ جائے گا تو کیا انتخابات کے بعد بننے والی پارلیمنٹ کے سامنے پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کو اقوام متحدہ کے کسی ادارے کی نگرانی میں دینے کا بل پیش کر دیا جائے گا؟ اس سوال کے جواب کے لئے مندرجہ ذیل واقعات پر غور کرنے سے سوچ کے کچھ دروا ہو سکتے ہیں۔

اشوک مترا، جو 1991ء میں انڈیا کا وزیر خزانہ رہ چکا ہے اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ 1991ء میں انڈین گورنمنٹ کو ڈیفالٹر ہونے کا خطرہ درپیش ہوا، صرف چند دن کی درآمدات کے بقدر زر مبادلہ کے ذخائر باقی رہ گئے تھے، اور لوک سبھا کے الیکشن بھی ہونے والے تھے۔ اس صورتحال میں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی طرف سے ایک پیغام دیا گیا کہ آئندہ اس شخص کو وزیر خزانہ مقرر کر دیا جائے جسے پیغام دینے والے آگے کریں تو ڈیفالٹ کا پرابلم ختم ہو جائے گا، ورنہ سولی پر لٹے رہو۔ مختصر یہ کہ منموہن سنگھ صاحب اگلے وزیر خزانہ مقرر ہوئے اور انڈیا ڈیفالٹر ہونے سے بچ گیا۔ آج منموہن سنگھ انڈیا کے وزیراعظم ہیں۔ یاد رہے کہ یہ صاحب ڈیولپمنٹ بینکر ہیں اور ریزرو بینک آف انڈیا کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ اشوک مترا کی یہ کہانی غالباً 1999ء یا 2000ء میں پاکستان میں دہرائی گئی۔ پاکستان کو ڈیفالٹر کی دھمکی دی گئی۔ عالمی ذرائع ابلاغ میں شور مچ گیا کہ پاکستان ڈیفالٹر کے خطرے میں ہے۔ اس صورتحال میں سٹی بینک کے ڈیولپمنٹ بینکر شوکت عزیز کو بطور وزیر خزانہ مقرر کئے جانے پر قرضوں کی ری شیڈولنگ اور ری سٹرکچرنگ کی گئی۔ پاکستان کو ڈیفالٹ سے آزادی کا سرٹیفکیٹ مل گیا اور شوکت عزیز کو بعد میں وزیراعظم بنا دیا گیا۔

کیا دونوں حضرات محض اتفاقاً ڈیفالٹ کے زمانے میں وزیر خزانہ بن گئے؟ کیا یہ بھی اتفاق ہے کہ بعد میں دونوں وزیر خزانہ سے ترقی کر کے وزیراعظم بن گئے؟ کیا دونوں ملکوں میں ڈیفالٹ کا واقعہ بھی محض اتفاق تھا؟ کیا

اسلام کے نظام تعلیم و تربیت میں اجتماع جمعہ کی اہمیت اور خطبہ جمعہ کی اصل غرض و غایت سے آگاہی کے لیے مطالعہ کیجیے:

خطبہ جمعہ

عربی متن کا ترجمہ و تشریح

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کے چند خطابات جمعہ کی تلخیص

عمدہ طباعت سفید کاغذ قیمت: 30 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36- گے ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 03-5869501



جاوید چودھری

یہ کالم اگرچہ رواں ہفتہ کا نہیں ہے، تاہم اس کو خصوصی اہمیت دے کر کالم آف دی ویک کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

جناب سپر اسلام آباد کی ایک بڑی مارکیٹ ہے، اس مارکیٹ کی ایک بیکری سے چند دن قبل تین نوجوان لڑکیاں خریداری کر کے نکلیں۔ یہ لڑکیاں ٹیکسی کی طرف بڑھیں۔ ٹیکسی کے ساتھ ایک بڑی جیب کھڑی تھی، جیب براڈ نیو تھی اور اس پر ابھی نمبر پلیٹ بھی نہیں تھی۔ اس جیب میں دو نوجوان لڑکے بیٹھے تھے۔ یہ لڑکیاں ٹیکسی میں بیٹھنے لگیں تو جیب میں سوار نوجوانوں نے شیشہ نیچے کیا اور لڑکیوں پر فخر کس دیا، لڑکیوں میں سے ایک لڑکی جیب کے قریب آئی اور اس نے لڑکے کو تھپڑ مار دیا، دونوں لڑکے فوراً جیب سے اترے، انہوں نے لڑکیوں کو گھسیٹ کر ٹیکسی سے نکالا اور سرعام مارنا شروع کر دیا۔ وہ لڑکیوں کو نگلی گالیاں دے رہے تھے اور انہیں مکوں، ٹھنڈوں اور تھپڑوں سے مار رہے تھے، اس وقت مارکیٹ میں درجنوں لوگ موجود تھے۔ وہاں پچاس، ساٹھ کے قریب گاڑیاں بھی تھیں اور ان گاڑیوں میں بھی لوگ بیٹھے تھے لیکن یہ سب لوگ خاموشی سے تماشا دیکھتے رہے۔ یہ دونوں لڑکے بڑے بہیمانہ انداز سے لڑکیوں کو مارتے رہے اور لڑکیاں فٹ پاتھ پر بھاگتی دوڑتی اور لوگوں سے مدد مانگتی رہیں لیکن کوئی شخص ان کی مدد کے لئے آگے نہ بڑھا۔ وہاں موجود ایک صاحب نے ٹیلی فون پر 15 کو اطلاع دے دی لیکن گھنٹہ بھر تک پولیس نہ پہنچی۔ لڑکیاں مار کھا کھا کر نڈھال ہو گئیں۔ آخر میں لڑکوں نے تینوں لڑکیوں کو اٹھا کر فٹ پاتھ پر پھینکا، جیب میں بیٹھے، گاڑی سٹارٹ کی اور بڑے اطمینان سے وہاں سے چلے گئے۔ لڑکوں کے جانے کے بعد لڑکیاں جیسے تیسے اٹھیں، ٹیکسی میں بیٹھیں اور ڈرائیور کو ہسپتال لے جانے کا کہہ کر سیٹوں پر گر گئیں۔ وہ لڑکیاں چلی گئیں تو پولیس آئی، اس نے بیکری کی انتظامیہ، دکانداروں اور فٹ پاتھ پر موجود پھول بیچنے والے کا بیان لیا اور ہوٹل بجاتی ہوئی مارگلہ روڈ کی طرف چلی گئی۔ مارگلہ

روڈ سے اس وقت نگران وزیراعظم گزر رہے تھے، پولیس کی یہ گاڑی بھی دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے ”ڈرویش منش“ وزیراعظم پلس چیئر مین سینٹ کے حفاظتی دستے میں شامل ہو گئی اور پیچھے رہ گیا وہ فٹ پاتھ جس پر آج نامعلوم، بے بس اور معصوم بچیوں کے خون کے دھبے موجود ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے روایات، قوانین، انصاف اور اخلاقیات کے منہ پر تھپڑ اور مکے پڑتے دیکھے اور اپنے سامنے شرم و حیا کے کپڑے پھٹتے اور لوگوں کو گھروں کو رخصت ہوتے دیکھا۔

مجھے یہی شاہد نے کل فون کر کے یہ واقعہ سنایا اور روتے روتے بتایا: ”میں چار گھنٹے جائے نماز پر بیٹھ کر روتا

آئیے ہم سب مان لیں، ہم اس وقت ایک ایسے جنگل میں رہ رہے ہیں جس میں اب صرف اور صرف دوہی کلاسیں رہتی ہیں، بھیڑیے یا بھیڑیوں اور بھیڑیے ان بھیڑوں کو کچا چبا جائیں یا انہیں روسٹ کر کے کھا جائیں کوئی ان کا بچہ نہیں پکڑ سکتا

رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر یہ دعائیں کرتا رہا ہوں یا میرے پروردگار تو مجھے اٹھالے۔ یہ ملک اب جنگل بن چکا ہے“ میں نے اس عینی شاہد کو لعنت ملامت کی اور اسے غصے سے کہا ”جو لوگ ظلم کا راستہ نہیں روک سکتے انہیں جائے نماز پر بیٹھنے اور اللہ تعالیٰ کا نام لینے کا حق نہیں پہنچتا، تم لوگوں کے سامنے یہ واقعہ پیش آیا اور تم لوگ گاڑی میں بیٹھ کر استغفار کرتے رہے، تم لوگوں کو ڈوب مرنا چاہیے“ اس عینی شاہد کا کہنا تھا: ”میں ایک بے بس انسان ہوں، میرے گھر میں پانچ بیٹیاں ہیں، اگر میں پرانے پھڈے میں پڑ جاتا تو وہ نوجوان مجھے قتل یا زخمی کر دیتے اور میرے بعد میری بچیوں کا کیا بنتا، وہ انصاف کے لئے کس عدالت، کس تھانے میں جاتیں؟“ مجھے مزید غصہ آ گیا اور میں نے اس سے کہا: ”کیا تم یہ سمجھتے ہو، اب تمہاری بیٹیاں

محفوظ ہیں، بے وقوف انسان، تینوں بچیوں کے والد اور بھائی بھی زندہ اور سلامت تھے لیکن ان کے ساتھ کیا ہوا، وہ سینکڑوں لوگوں کے سامنے بربریت کا شکار بن گئیں۔ اگر تم لوگوں نے یہ سلسلہ نہ روکا تو اس ملک میں زور آور اور باآثر لوگ تمہارے سامنے تمہاری بہو، بیٹیوں کے ساتھ یہ سلوک کریں گے اور تمہارے پاس جائے نماز بھگونے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔“ میں اگلے دس پندرہ منٹ اس شخص کی غیرت جگانے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ شخص گریہ زاری، دعاؤں اور آہوں سے آگے نہ بڑھ سکا، لہذا میں نے غصے میں فون بند کر دیا۔

آج اس واقعے کو کئی دن ہو چکے ہیں اور میں اذیت کے کونکوں پر لوٹ رہا ہوں اور اپنے آپ سے پوچھ رہا ہوں ”ایسا کیوں ہوا؟ اور ہمارا معاشرہ جس راستے پر چل پڑا ہے، اس کے آخر میں کیا ہوگا؟“ ہم مانیں یا نہ مانیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ ملک میں قانون اور انصاف ختم ہو چکا ہے۔ ہماری پولیس حکومتی شخصیات اور بااثر لوگوں کی ذاتی محافظ بن چکی ہے اور حکومت اس سے معزول ججوں کو نظر بند کرنے، دکلاء کو ان ججوں سے دور رکھنے اور عام شہریوں پر ڈنڈے برسانے کا کام لے رہی ہے اور اس ملک کی حدیہ معزول اور معطل ہے۔ لہذا اب یہ ملک ان لوگوں کے ہاتھوں میں جا چکا ہے جن کا ڈنڈا لمبا اور مضبوط ہے اور اب اس ملک کے مضبوط اور طاقتور لوگ، ان کے بچے اور ان کے ملازم جہاں چاہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اسے مارنا اور پیٹنا شروع کر دیتے ہیں اور کوئی شخص اور کوئی ادارہ ان کا ہاتھ نہیں روکتا۔

میں اس غریب ملک کے ان خوش نصیب شہریوں میں شمار ہوتا ہوں جنہیں ملک کی سرحد سے باہر جھانکنے کا موقع ملا۔ میں خوش قسمتی سے نصف سے زائد دنیا دیکھ چکا ہوں اور مجھے دوہی سے لے کر کیوبا تک اور چین سے لے کر پرنگال تک کسی ملک میں قانون کی یہ صورتحال نظر نہیں آئی۔ یقین کیجئے یورپ ہو، مشرق بعید، مشرق وسطیٰ یا پھر امریکہ وہاں لوگ آدھی رات کو کلبوں اور باروں سے نشے میں چور نکلتے ہیں لیکن کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ دنیا کے تین تہائی ممالک کے ساحلوں پر سارا سارا دن خواتین غسل آفتاب کرتی ہیں لیکن کسی کو ان پر نظر ڈالنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ دنیا کے تمام کافر ملکوں میں ”ویک اینڈ“ پر کروڑوں جوڑے نشے کے عالم میں سڑکوں پر آتے ہیں لیکن کوئی نوجوان کسی خاتون کو چھونے تک کی جرأت نہیں کرتا۔ لوگ رات کے آخری پہر بھی ”ریڈ سگنل“ پر رکتے ہیں اور دو دو سو پونڈ وزنی پہلوان اور باکسر بھی کسی کو انگلی نہیں

لگاتے کیوں؟ اس لئے کہ ان ملکوں میں انصاف زندہ اور قانون سانس لیتا ہے اور اگر کسی نے رات کے اندھیرے میں بھی خلاف ورزی کی تو قانون حرکت میں آجائے گا اور اس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت اسے سزا سے نہیں بچا سکے گی۔ لہذا قانون کا یہ خوف اور انصاف کی یہ قطعیت ہے جو مغرب کے لوگوں کو نشے کے عالم میں بھی دوسرے کی طرف نہیں دیکھنے دیتی۔ دنیا میں آج تک قانون اور انصاف ماپنے کے صرف تین طریقے وضع ہوئے ہیں۔ وہ ملک جس میں خواتین رات کی تاریکی میں تن تنہا باہر نکلیں اور ان کا دل خوف اور ان کے لواحقین کا دماغ اندیشوں سے خالی ہو اور وہ ملک جن میں کمزوروں، بے بسوں اور مسکینوں کو بااثر لوگوں، امراء اور طاقتور لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حقوق حاصل ہوں اور وہ ملک جن کی عدالتیں حکمران طبقے اور بااثر اور طاقتور لوگوں کے سامنے مغلوب نہ ہوتی ہوں ان ممالک کے قانون اور انصاف کی قسم کھائی جاسکتی ہے۔ انصاف اس یقین کا نام ہے جو وادی سینا کے اس چرواہے کے دل میں تھا جس نے ایک دن بستی میں آ کر اعلان کیا ”لوگو! جان لو حضرت عمرؓ انتقال فرما چکے ہیں“ لوگوں نے اطلاع کا ذریعہ پوچھا تو چرواہے نے کہا: ”حضرت عمرؓ جب تک حیات تھے میری بھیڑیں جنگل میں آزاد پھرتی تھیں اور کوئی جانور ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا لیکن آج پہلی بار ایک بھیڑیا میری بھیڑ اٹھا کر لے گیا، لہذا میرا دل کہتا ہے آج حضرت عمرؓ دنیا میں نہیں رہے۔“ حضرت عمرؓ کا وہ معاشرہ چودہ سو سال بعد یورپ، امریکہ اور مشرق بعید میں کسی حد تک قائم ہے اور آج دنیا کی دو تہائی آبادی میں کسی انسانی اور جنگلی درندے کو دوسرے کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرأت نہیں ہوتی جبکہ اللہ تعالیٰ کی محبوب قوم کا یہ عالم ہے، دونو جوان سرعام لڑکیوں کو مارتے پٹتے ہیں، ان کے کپڑے پھاڑتے ہیں اور قانون اور انصاف ”پی سی او“ کے بے بیڈروں میں اطمینان سے خراٹے لیتا رہتا ہے۔

ہمیں کوئی بتائے جنگل اور معاشرے میں کیا فرق ہوتا ہے؟ دونوں میں صرف قانون کا فرق ہوتا ہے؟ جنگل میں طاقت قانون ہوتی ہے جبکہ معاشرے میں قانون طاقت اور ہم نے بد قسمتی سے اپنے معاشرے سے قانون اور انصاف چھین کر اسے جنگل کی شکل دے دی۔ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے، جب حکومت اپنی مرضی کی سپریم کورٹ لے آئے گی تو کیا سیکرٹریوں کے بچے یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے، ہم نے اگر قتل بھی کر دیا تو ہمارا باپ کورٹ سے ہماری رہائی کا آرڈر لے آئے گا اور کیا یہ وہ یقین، وہ اعتماد اور وہ خوش فہمی نہیں ہوتی جو پورے معاشرے کو جڑوں سے ہلا دیتی ہے اور جو معاشروں کو جنگل بنا دیتی ہے اور آئیے ہم سب مان لیں ہم اس وقت ایک ایسے جنگل میں رہ

رہے ہیں جس میں اب صرف لمبے پنچوں، بڑے دانٹوں اور لمبی سوئڈوں والے جانور ہی زندہ رہ سکتے ہیں اور جس میں اب صرف اور صرف دوہی کلاسیں رہتی ہیں، بھیڑیے یا

بھیڑیں اور بھیڑیے ان بھیڑوں کو کچا چبا جائیں یا انہیں روست کر کے کھا جائیں کوئی ان کا بچہ نہیں پکڑ سکتا۔ (بشکر یہ روزنامہ ”ایکسپریس“)



جاگو جاگو

وقت کا تقاضا

بشیر احمد

ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی بجائے امریکہ کو ساری طاقت اور قدرت کا مالک جانتے، مانتے ہیں، امریکہ کو خدا مانتے اور اُس کے اشاروں پر ناپتے ہیں۔ پوری قوم کو انہوں نے بُدول، منافق اور بد عمل بنا رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے کارساز اور کائنات کی سپریم پاور ہونے پر یقین ہی نہیں رکھتے اُس کے احکامات (قرآنی) پر عمل اور اُن کا نفاذ کیسے کر سکتے ہیں۔ اور اُس کے رسول سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کو حرز جان کیونکر بنا سکتے ہیں۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟ ہر بار منافقت راج کے لئے عام انتخابات ہوتے ہیں جو نظریہ پاکستان کو ٹھوک مارنے اور قوم و ملک سے دھوکا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اب 2008ء کے جو عام انتخابات ہونے والے ہیں یہ بھی دراصل مداری کے ہاتھ کی صفائی اور جھروٹا تماشائی ہوں گے۔ اور امریکہ نواز سیکولر قوتوں کو ملک پر مسلط کرنے اور آمریت کے ظلم و جبر کو دوام دینے کی کارروائی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے دربار عالی قدر میں یہ درخواست ہے کہ ملک کو اسلامی خلافت کا گہوارا بنائے۔ آمین، اسلامی خلافت ہی وہ حقیقی فلاحی نظام ہے جو نہ صرف مسلمانانِ عالم، بلکہ پوری انسانیت کے دکھوں کا مداوا کر سکتا ہے۔ یہ نظام انتخابات سے نہیں آ سکتا۔ اس کے لئے منظم انقلابی جدوجہد وقت کا تقاضا ہے۔ آئیے اس کے لئے اپنی صلاحیتیں وقف کریں۔ رب تعالیٰ ہماری مدد فرمائے کہ ہم اسلامی جمہوریت کو ایمانداری سے اختیار کر لیں۔

”اسلامی جمہوریہ پاکستان“ میں اسلامی جمہوریت (خلافت) کا نہ ہونا، اسلامی ضابطہ اخلاق کا نہ ہونا، اسلامی قیادت کا نہ ہونا، اسلامی آئین و قوانین کا نہ ہونا، اسلامی تعلیم و تربیت کا نہ ہونا، اسلامی معیشت کا نہ ہونا، اسلامی معاشرت کا نہ ہونا اسلام پر عمل کرنے سے مسلسل انکار ہے، حالانکہ پاکستان کا قیام مسلمان قومیت کے لئے ایک ایسا وطن حاصل کرنے کے لیے عمل میں آیا تھا جہاں نظام خلافت کو پوری شان کے ساتھ قائم اور قالب کیا جانا تھا۔ مگر عملاً یہاں ساٹھ سال سے لادینیت (Secularism) کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمان قوم اس صورتحال پر ٹس سے مس نہیں ہوتی، کیوں؟ اس لئے کہ وہ خود اسلام سے دور ہے۔ اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہے، جھوٹ، ہدیائی اور وعدہ خلافی اور اخلاقی امراض کا شکار ہے جو نفاق کی علامات ہیں۔ منافقت تو کفر سے بھی کہیں زیادہ بدتر اور خطرناک روش ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی بہت سخت سزا کا اعلان فرمایا ہے۔ جب کوئی خود نفاق کا شکار ہو اور اسلام کو نقصان پہنچائے تو وہ کافروں پر کیا اعتراض کر سکتا ہے کہ وہ اسلام سے دشمنی کرتے ہیں، وہ تو ہیں آمیز خاکوں کی اشاعت کرتے ہیں؟ اگر نگاہ بصیرت سے دیکھا جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ کافر لوگ ہم پر اس لئے جارحیت کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آج مسلمان قوم خود ہی اسلام سے بے لگام ہو کر، رحمن سے آزاد ہو کر شیطان کی بے دام غلام بنی ہوئی ہے اور اسلام سے فداری کے بدترین جرم میں مبتلا ہے۔ آج مسلمان قوم کا ایمان بہت کمزور ہو چکا ہے۔ اس پر وہی لوگ حکومت کرتے ہیں جو عالم کفر کے کٹھ پتلی یا آلہ کار

تنظیم اسلامی چکالہ راولپنڈی کے زیر اہتمام شب بیداری

24 نومبر 2007ء کو تنظیم اسلامی چکالہ نے مقامی تنظیم کی سطح پر شب بیداری کا اہتمام کیا۔ یہ پروگرام جامع مسجد گلزار قائد میں منعقد کیا گیا۔ تمام رفقہاء تنظیم کو نماز مغرب سے پہلے جامع مسجد گلزار چننے کی ہدایت کی گئی تھی۔ مغرب کی نماز کے فوراً بعد ناظم حلقہ پنجاب شمالی جناب خالد محمود عباسی کے درس قرآن سے شب بیداری پروگرام کا آغاز ہوا۔ خالد محمود عباسی نے سورۃ التوبہ کی آیات نمبر 111 اور 112 کی روشنی میں اللہ کی طرف سے کیے گئے اُس وعدے کی طرف توجہ دلائی جو اُس نے اہل ایمان سے کیا ہے۔ وہ یہ کہ جو لوگ اُس کے راستے میں اپنے اموال لگائیں اور اپنی جائیں کھپائیں گے، اُن کے بدلے میں اُن کے لیے جنت ہے۔ درس کے بعد ناظم حلقہ کے ساتھ رفقہاء کی ایک ملاقات کا اہتمام کیا گیا، جس میں سوال و جواب کی نشست بھی تھی۔ نماز عشاء کے بعد نقیب اُسرہ گلزار قائد محمد شفیع خان نے سورۃ الحجرات کی روشنی میں تجسس، ظن اور غیبت کے بارے میں بڑے دلنشین انداز میں گفتگو کی۔ رات کے کھانے کے بعد تمام رفقہاء و احباب کو دس اُسروں میں تقسیم کر کے ہر اُسرے پر ایک عبوری مدت کے لیے نقیب مقرر کر دیا گیا۔ اس کے بعد امیر تنظیم اسلامی چکالہ جناب راجہ محمد اصغر نے عہد نامہ رفاقت کے عنوان سے ایک ورکشاپ کرائی۔ ورکشاپ کے بعد اُسرے کی سطح پر تمام رفقہاء نے رات کے مسنون اذکار کا ورد کیا۔ صبح و شام کے تمام مسنون اذکار کی کاپیاں تمام رفقہاء کو پہلے ہی دے دی گئی تھیں۔ رات ساڑھے دس بجے رفقہاء مسجد میں جمع ہو گئے۔

صبح 4 بجے رفقہاء کو تہجد کے لیے جگایا گیا۔ تہجد کے بعد 5 بجے تک رفقہاء انفرادی طور پر ذکر و تلاوت میں مشغول رہے۔ 5 بجے صبح شب بیداری کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ فجر تک اُسرے کی سطح پر تمام رفقہاء کو دوران نماز رکوع و سجود کے دوران مسنون دعائیں اور آخری چار سورتوں کو یاد کرنے اور ایک دوسرے کو سنانے کے لیے کہا گیا۔ نماز فجر کے بعد قاری محمد ندیم نے درس حدیث دیا۔ انہوں نے حدیث رسول کی روشنی میں سامعین پر واضح کیا کہ ہر بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ جماعتی زندگی اختیار کرے۔ اس کے بعد اُسرہ کی سطح پر صبح کے مسنون اذکار کا ورد کرنے کے لیے وقت دیا گیا۔ پھر اشراق کے بعد اُسرے کی سطح پر ہی تجوید کا ایک سیریز رکھا گیا۔ پونے آٹھ بجے دوسری نشست کا اختتام ہوا اور رفقہاء کو بچے تک آرام اور ناشتے کا وقفہ دیا گیا۔ 9 بجے اس پروگرام کی آخری نشست کا آغاز ”راہ نجات“ کے عنوان ایک مذاکرے سے ہوا۔ یہ مذاکرہ کورنگی کالونی فیئر 1 کے نقیب محمد اسعد نے کرایا۔ آخر میں نئے رفیق حافظ ساجد عقیل نے نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی چوتھی بنیاد کے حوالے سے گفتگو کی۔ پروگرام کے اختتام پر رفقہاء سے تجاویزی لگیں۔ رفقہاء نے پروگرام کو سراہا اور زور دیا کہ آئندہ بھی اسی طرز پر پروگرام منعقد کیے جائیں۔ 25 نومبر 2007ء دن کے گیارہ بجے تمام رفقہاء اس عزم کے ساتھ کہ جو کچھ سیکھا ہے اُس پر عمل بھی کریں گے، اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ اس پروگرام میں 42 رفقہاء اور 12 احباب نے شرکت کی۔ (مرتب: مقامی ناظم نشر و اشاعت)

تنظیم اسلامی دیر کے زیر اہتمام دوروزہ دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی دیر شہر کے زیر اہتمام دوروزہ دعوتی پروگرامات 23 تا 25 نومبر کو منعقد ہوئے۔ ان تمام پروگراموں میں خطاب اور تقریر کی ذمہ داری جناب حبیب علی نے نبھائی جو خصوصی دعوت پر سوات سے تشریف لائے تھے۔ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام بعد از نماز عشاء ضلع ناظم دیر بالا کی مسجد میں ہوا۔ جناب حبیب علی نے اقامت دین کی موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ آپ نے فریضہ دین کی وضاحت کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 30 افراد نے شرکت کی۔ دوسرے دن مسجد بلال میں نماز فجر کے بعد پروگرام رکھا گیا۔ جس میں نجات اخروی کے موضوع پر مفصل بیان ہوا۔ اس میں بھی تقریباً 35 افراد شریک رہے۔ دوسری نشست گورنمنٹ ڈگری کالج دیر میں ہوئی۔ جس میں ایف اے سال دوم اور بی اے سال دوم کے طلبہ کے ساتھ

”اقامت دین کی جدوجہد اور نوجوانوں کے کردار“ پر گفتگو ہوئی۔ دونوں کلاسوں کے تقریباً 60 طلبہ اور 6 پروفیسرز صاحبان نے شرکت فرمائی۔ اسی روز تیسرا پروگرام جامع مسجد مین بازار دیر شہر میں بعد از نماز ظہر رکھا گیا۔ اس میں سورۃ العصر پر مفصل درس ہوا۔ اس پروگرام میں تقریباً 200 افراد شریک رہے۔ اسی دن ایک پروگرام خصوصی احباب کے لئے رکھا گیا تھا۔ وہ دیر شہر کے ایک مشہور ہوٹل خیبر کا ٹینٹھنل گیٹ ہاؤس میں تھا۔ پروگرام سہ پہر تین بجے شروع ہوا۔ سائن بورڈ کے ذریعے شرکاء کے سامنے فرانسز دینی کے جامع تصور پر گفتگو کی گئی۔ جس میں 32 احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ پروگرام کی آخری نشست مسجد گل باباجی میں نماز عشاء کے بعد منعقد کی گئی۔ اس کے لئے خصوصی طور پر احباب کو دعوت دی گئی تھی۔ اور یہ پروگرام جماعت اسلامی کے ایک رکن جناب صاحبزادہ فضل اللہ کی خواہش پر رکھا گیا جو دیر کالج میں پروفیسر ہیں۔ یہاں پر منہج انقلاب نبوی ﷺ کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔ اس میں تقریباً 40 افراد نے شرکت کی۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ پروگرام کے اختتام پر پروفیسر صاحب نے شرکاء کی چائے سے تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اسی کے ساتھ دوروزہ دعوتی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: سعید اللہ خان)

تنظیم اسلامی گوجرانہ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام

24 نومبر 2007ء بروز ہفتہ، بمقام جامع مسجد العابد گوجرانہ میں تنظیم اسلامی گوجرانہ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام ہوا۔ یہ پروگرام بھی تربیتی و مشاورتی نوعیت کا حال تھا۔ جس میں تقریباً 25 رفقہاء تنظیم اور 2 احباب نے شرکت کی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترم عثمان نے تلاوت کی۔ محترم فاروق حسین نے ”تعلق مع اللہ“ کے جامع عنوان پر مذاکرہ کرایا۔ اس مضمون کو سوال و جواب کے انداز سے سمجھا گیا۔ مذاکرے کا حاصل یہ تھا کہ انسان اور رب کا تعلق حقیقی عہد اور مجبوز کا ہے۔ انسان کی اصل اور حقیقی کامیابی اللہ کو ”رب“ مان کر اسی کی رضا کو اپنی رضاماننا ہے اور اگر انسان واقعتاً اپنی وفاداری خالصتاً اللہ کے لیے کرتا ہے تبھی وہ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کی عملی تصویر بن سکتا ہے۔ دوسرا مذاکرہ مقامی امیر تنظیم محترم مشتاق حسین نے ”باطنی بیماریاں“ کے موضوع پر کیا۔ انہوں نے سورۃ الحجرات کی آیات کو موضوع بحث بنا کر مذاکرہ کیا جس میں تکبر کی اصلیت قباحت و ممانعت پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ تکبر کرنے والے شخص کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کا تسخر و استہزاء کرتا ہے اور اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اس حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ تمام انسانوں کی تخلیق آدم و حوا سے ہوئی، لہذا سب انسان برابر ہیں، البتہ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ انہوں نے مزید کہا کہ بد قسمتی سے یہ بیماری اُن لوگوں میں زیادہ رچ بس چکی ہے، جو اپنے آپ کو دیندار کہلاتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔“ اس کے بعد رفقہاء تنظیم کی جانب سے تجاویز و سوالات ہوئے۔ امیر محترم نے جوابات دیئے اور تجاویز کو نوٹ کیا۔ پروگرام کے آخر میں محترم نعیم اکرم نے ”سونے کے آداب“ بیان کیے۔ اگلے دن صبح رفقہاء کو تہجد کے لیے اٹھایا گیا۔ تہجد کے بعد سورۃ الکہف کی تلاوت کی گئی۔ نماز فجر کے بعد حافظ ندیم نے درس قرآن دیا۔ بعد ازاں رفقہاء تنظیم نے ناشتہ کیا اور اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیر سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور غلبہ و اقامت دین کے لیے ہمیں اپنا تن من دھن قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ا (مرتب: عثمان فاروق)

تنظیم اسلامی میرپور کے تحت جہی دارالسلام میں شب بیداری

حسب پروگرام مغرب کی نماز کے بعد محترم افتخار احمد نے سورۃ الرحمن کی ابتدائی آیات کے حوالے سے کہا کہ انسان اللہ کی تخلیق کا حسین شاہکار ہے۔ اسے بولنے کی صلاحیت عطا کی

گئی ہے۔ اس اعلیٰ صلاحیت کا بہترین مصرف کتاب اللہ کا سیکھنا دیکھنا ہو سکتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے ((عجیب کم من تعلم القرآن و علمہ)) فرمایا کہ اس کی تاکید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی پستی و ذلت کا واحد سبب قرآن سے دوری ہے۔ درس قرآن انتہائی مؤثر انداز میں دیا گیا۔ ان کے بعد مقامی امیر تنظیم سید محمد آزاد نے درس حدیث دیا اور پروگرام کی اہمیت و افادیت کے حوالے سے گفتگو کی۔ بعد نماز عشاء و طعام ”اتباع رسول ﷺ“ کے عنوان سے میاں فیاض اختر نے بڑے دلنشین انداز میں مذاکرہ کروایا۔ محترم امتیاز عزیز (امیر جمعیت علماء اسلام ضلع بھمبر) نے تنظیم اسلامی کی قرآن و حدیث کی دعوتی اور مختلف جماعتوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوششوں کو سراہا۔ پروفیسر عبدالباسط فاروقی نے دین و مذہب کے فرق کے حوالے سے گفتگو کی۔ انہوں نے بتایا کہ دین غلبہ چاہتا ہے۔ دین مغلوب ہو تو مذہب بن جاتا ہے۔ اس مغلوبیت کا نتیجہ جمود و تنزل ہوتا ہے، جس کا آج ہم بحیثیت امت شکار ہیں۔ راقم نے حضرت عکرمہ کے حالات زندگی اور ان کے اسلام لانے کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا، جس میں غور کرنے والوں کے لیے عبرت کا بڑا سامان ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضرت عکرمہ اپنے آبائی دین کو بچانے کی غرض سے دوسرے ملک جانے کے لئے سمندری جہاز میں سوار ہو گئے جو بھنور میں پھنس گیا۔ اس اثنا میں حضرت عکرمہ نے لات منات و عزری کو پکارنا شروع کیا تو ملاحوں اور دیگر لوگوں نے کہا کہ ایسے موقع پر صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے، اور کوئی سہارہ کام نہیں آ سکتا۔ حضرت عکرمہ کا ماتھا ٹھنکا کہ یہی بات حضور ﷺ کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہاں سے زندہ سلامت بچا تو حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اللہ پر ایمان لاؤں گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ جس کی بگڑی بنائے اسے کوئی بگاڑ نہیں سکتا اور وہ جسے چھوڑ دے اسے کوئی سنوار نہیں سکتا۔ بعد ازاں آرام کا وقفہ ہوا۔ ساڑھے چار بجے نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز فکر کے بعد سید محمد آزاد نے بندہ مومن کے فرائض کے حوالے سے بڑا مؤثر درس دیا۔ ساڑھے سات بجے یہ پروگرام تجاویز و ناشتے پر اپنے اختتام کو پہنچا۔ آئندہ 30 دسمبر 2007ء کو میرپور کے مقام پر بروز اتوار نو بجے تا دن دو بجے دن بسری کا پروگرام طے پایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کاوشوں کو قبول فرمائے۔ (مرتب: قلام سلطان)

تنظیم اسلامی ہارون آباد کا ماہانہ تربیتی اجتماع

2 دسمبر بروز اتوار تنظیم اسلامی ہارون آباد کا ماہانہ تربیتی اجتماع قرآن اکیڈمی کی مسجد جامع القرآن میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ثناء حسین بھائی نے آغاز میں دنیا کی بے ثباتی کے متعلق قرآنی آیات سے تذکیر کروائی۔ درس قرآن کی ذمہ داری سجاد سرور بھائی نے بھائی۔ انہوں نے سورۃ المعارج کی روشنی میں قرآن کا انسان مطلوب کا خاکہ بڑی عمدگی کے ساتھ حاضرین کے سامنے رکھا۔ 15 منٹ کے وقفے کے بعد محمد علی بھائی نے رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان تفصیلاً حاضرین مجلس کے سامنے بیان کیا۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن عباس کے توسط سے امت کو اللہ پر ہی توکل کرنے، اُس کی حدوں کی حفاظت کرنے، اللہ ہی سے مانگنے کا درس دیا۔ آخر میں اتفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر راقم نے گفتگو کی۔ دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ تقریباً 40 رفقہ اور 3 احباب نے پروگرام میں شرکت کی۔ (محمد رضوان عزی)

تنظیم اسلامی میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن

تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن کا پروگرام مورخہ 11 دسمبر 2007ء بروز منگل بعد از نماز مغرب کشمیر پریس کلب میرپور میں منعقد ہوا۔ درس قرآن کے سلسلہ میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خصوصی خطاب سمیت یہ پانچواں پروگرام تھا۔ اس خطاب سے بانی محترم کے مرتب کردہ منتخب قرآنی مقامات پر مشتمل نصاب کے دروس کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ اس نصاب سے نہ صرف دین کا جامع اور ہمہ گیر تصور واضح ہوگا بلکہ قرآن فہمی کی مضبوط بنیاد بھی فراہم ہوگی (ان شاء اللہ)۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ناظم

دعوت تنظیم اسلامی میرپور جناب فیاض اختر میاں نے ادا کیے۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز نائب ناظم دعوت پروفیسر عطا الرحمن صدیقی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جناب خالد محمود عباسی، ناظم تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی نے اپنے مخصوص انداز میں ”راہ نجات“ کے موضوع پر سورۃ العصر کی روشنی میں فکر انگیز خطاب فرمایا۔ خالد عباسی نے فرمایا کہ سورۃ العصر کی جامعیت کا یہ عالم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ جیسی شخصیت نے فرمایا کہ اگر قرآن میں اس سورۃ مبارکہ کے علاوہ کچھ نازل نہ ہوتا تو بھی یہ انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہوتی۔ اس سورۃ مبارکہ میں انسان کی کامیابی اور ناکامی کا قرآنی معیار بیان کیا گیا ہے۔ اس مضمون کی اہمیت کا اندازہ یوں بھی ہوتا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قسم اٹھائی بلکہ چار حریز تا کید اسالیب بھی اختیار فرمائے۔ اس سورت میں فرمایا گیا ہے کہ تمام انسان خسارے میں ہیں، اس خسارے سے نجات کی پہلی شرط ہے ایمان۔ ہم سب نسلی طور پر مسلمان ہیں اور یہ وراثتی ایمان اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن اُخروی فوز و فلاح کے لئے حقیقی اور قلبی یقین والا ایمان درکار ہے جس کا بیج اور سرچشمہ قرآن حکیم ہے۔ دوسری شرط ہے اعمال صالحہ اس میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے علاوہ خدمت خلق اور دعوت و جہاد کی محنت شامل ہے۔ اعمال صالحہ ایمان حقیقی کا مظہر ہیں اور اس کے اثرات لازماً معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ نجات کی تیسری شرط معاشرے میں حق اور سچ کی تعلیم و تلقین اور اس کا اظہار اور گواہی ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس کا جزو لاینفک ہے، جو معاشرہ اس پر قائم نہ رہے وہ زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔ نجات کی چوتھی شرط صبر و استقامت ہے۔ حق پر قائم رہنے اور اس کے اعلان و نفاذ پر آنے والے جبر اور مصائب کو ثابت قدمی سے برداشت کرنا اس راہ کا لازمی تقاضا ہے۔ اس قرآنی دستور پر عمل کیے بغیر دُنیوی و اُخروی نجات ممکن نہیں ہے۔ موجودہ دگرگوں حالات اور ظلم و جبر سے چھٹکارے کے لئے ہمیں قرآن حکیم سے جڑنا اور اسے اپنا امام اور رہنما بنانا ہوگا۔ دعا سے پہلے سٹیج سیکرٹری فیاض اختر میاں نے احباب، میڈیا ٹیم اور کشمیر پریس کلب کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ (مرتب: افتخار احمد)

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں مقیم لڑکی، عمر 24 سال، طالبہ بی اے، شرعی پردے کی پابند کے لئے اہل سنت، اردو سیکنگ فیملی سے لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 042-5411409/5056654

☆ بیٹی، عمر 24 سال، قد "3-5"، تعلیم (M.Sc, M. Phil(Physics)، قوم مغل، اسلام آباد کالج میں لیکچرار کے لئے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ سنت کے مطابق عقد نکاح کے خواہش مند رابطہ فرمائیں۔ برائے رابطہ: 0333-5688535

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ قرآن کالج لاہور کے پروفیسر محترم نذیر احمد ہاشمی کی والدہ انتقال کر گئیں۔
☆ حلقہ پنجاب شمالی کے ملترم رفیق محترم محمد اکرم کی اہلیہ وفات پا گئیں۔
☆ حلقہ سرحد جنوبی کے ملترم رفیق محترم ضمیر اختر کی والدہ بقضائے الہی وفات پا گئیں۔
رفقاء و احباب سے بھی مرحومات کے لئے دُعاے مغفرت کی درخواست ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے رفیق امتیاز احمد، مبارک گلزار اور ان کے بھائی ٹریفک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔
☆ حلقہ بہاولنگر کے رفیق سجاد سرور کے ماموں کے گردے کا آپریشن ہوا ہے۔
رفقاء و احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

روس ایران معاہدہ اور امریکہ کی تشویش

امریکہ نے کہا ہے کہ روس ایران کو طیارہ شکن میزائل دفاعی نظام فراہم نہ کرے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ بات وائٹ ہاؤس کے ترجمان سٹول نے ریاست ٹیکساس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ ہمیں روس کے اقدام سے مسلسل تشویش ہے جس کے تحت وہ ایران اور دیگر ممالک کو مذکورہ ہتھیار فراہم کر رہا ہے۔ ترجمان نے روس سے مطالبہ کیا کہ وہ ایران کے ساتھ یہ معاہدہ ختم کر دے اور کہا ہے کہ جب سلامتی کونسل ایران کی بیلٹک میزائل انڈسٹری پر پابندی لگا چکی ہے، تو اس کے باوجود روس کا ایران کے ساتھ معاہدہ فلتی ہے۔۔۔۔۔ ادھر ایرانی وزیر دفاع مصطفیٰ محمد نجات کا کہنا ہے کہ روس ایران کو طیارہ شکن دفاعی نظام ایس 300 دینے پر رضامند ہو گیا ہے، البتہ ان میزائلوں کی ڈیلیوری کے شیڈول کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

اسلام کریموف صدر منتخب

ازبکستان کے صدر اسلام کریموف صدارتی انتخابات میں 88.1 فیصد ووٹ لے کر مزید سات سال کے لیے ملک کے سربراہ بن گئے ہیں۔ موصوف پچھلے اٹھارہ سال سے برسر اقتدار ہیں اور انہوں نے ملک میں سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا رکھی ہے۔ ملک میں بنیادی انسانی حقوق بری طرح پامال ہیں اور حزب اختلاف وجود ہی نہیں رکھتی۔ دوسرے لفظوں میں اسلام کریموف آمر مطلق بن کر وسطی ایشیا کے اس مسلم ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ یاد رہے، ازبکستان کی آبادی دو کروڑ اسی لاکھ ہے۔ یورپی یونین اور انتخابات پر نظر رکھنے والے عالمی اداروں کے مطابق ان صدارتی انتخابات میں بھی کھل کر دھاندلی کی گئی۔ ہر ازبک باشندے کو معلوم تھا کہ نتیجہ کیا نکلے گا، اس لیے بیشتر لوگوں نے ووٹ نہیں ڈالے۔ ان کی جگہ جعلی ووٹ بھگتا دیئے گئے۔

سرکوزی کی پیش کش

آج کل فرانس کے صدر مصر کے سرکاری دورے پر ہیں۔ انہوں نے مصری حکومت کو پیش کش کی ہے کہ فرانس انہیں ایٹمی ری ایکٹر بنا کر دے سکتا ہے تاکہ وہ بجلی کی اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ واضح رہے کہ مصری معیشت تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور ساتھ ساتھ ایندھن کی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ فرانس نے حال ہی میں مراکش، الجزائر اور لیبیا کو بھی ایٹمی بجلی گھر لگانے کی پیش کش کی ہے۔

اسرائیل کا دفاعی منصوبہ

انٹراپولس معاہدے میں فلسطین اتھارٹی کو کہا گیا ہے کہ وہ فلسطینی ”دہشت گردوں“ کو قابو میں لائے۔ یہاں دہشت گردوں سے مراد حماس ہے جس نے غزہ کی پٹی پر اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اسرائیل حکومت کا کہنا ہے کہ اگر حماس اسرائیل کو تسلیم کر کے جنگ بندی کر لے، تو اس سے بات چیت ہو سکتی ہے۔ مگر حماس ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی حکومت نے اب حماس کو ہر قیمت پر مٹانے کا تہیہ کر لیا ہے۔

حماس کے ارکان جنوبی اسرائیل پر راکٹ برساتے رہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ستمبر 2000ء سے اب تک حماس کے ارکان اسرائیل پر چار ہزار راکٹ برسا چکے ہیں۔ ان کی زد میں آ کر کم از کم 12 افراد کے مرنے کی اطلاع ہے۔ ان راکٹوں سے بچنے کے لئے اسرائیلی کابینہ نے ایسا دفاعی منصوبہ تیار کرنے کی منظوری دے دی ہے جو غزہ سے پھینکے جانے والے شارٹ رینج راکٹ روک سکے گا۔ اس دفاعی منصوبے کے تحت چھوڑا جانے والا میزائل راکٹ کو تباہ کر دے گا۔ اسرائیلی حکومت نے منصوبے کے لیے 207

ملین ڈالر مختص کر دیئے ہیں۔ اسے اسرائیل کی اسلحہ ساز کمپنی رافیل تیار کرے گی اور یہ دو سال میں مکمل ہوگا۔ اس دفاعی منصوبے کے ذریعے وہ راکٹ بھی روکے جاسکیں گے جو حزب اللہ نے لبنان سے اسرائیل پر پھینکے تھے۔

سربیا کی کوسوو و آزادی کی مخالفت

سربیا کی پارلیمنٹ نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کر لی ہے، جس میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر کوسوو کی آزادی کو تسلیم کیا گیا تو سربیا مغربی ممالک سے اپنے سفارتی تعلقات ختم اور یورپی یونین میں شمولیت کے فیصلے سے دستبردار ہو جائے گا۔ قرارداد میں حکومت سے کوسوو کی آزادی کے مطالبہ کو مسترد اور نیٹو کی طرف سے کوسوو کے عوام کی حمایت کی مذمت کرنے کو کہا گیا ہے۔ قرارداد کے حق میں 220 اور مخالفت میں 14 ووٹ پڑے جبکہ تین اراکین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں قرارداد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے سربیا کے وزیر اعظم کوشٹو نیکا نے الزام لگایا کہ امریکا کوسوو کی آزادی کی حمایت کر کے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی اور امن و امان کو تباہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سربیا یورپی یونین میں ایک وحدت کے طور پر ہی شامل ہو سکتا ہے۔

یہود کی آمد گھٹ گئی

2007ء میں بھی اسرائیل میں بیرون ممالک سے یہود کی آمد کم رہی۔ پچھلے سال صرف 19,700 یہودی ہجرت کر کے اسرائیل آئے۔ یہ شرح پچھلے بیس سال میں سب سے کم ہے، یہودیوں کو اسرائیل لانے والی یہودی ایجنسی کے انچارج، زیوی ہیلکی نے مہاجرین کی تیزی سے کم ہوتی تعداد پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

یاد رہے، اسرائیلی حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ دنیا بھر سے یہود زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسرائیل لا کر بسائے جائیں تاکہ ملک میں فلسطینی اور عرب مسلمانوں کو اقلیت میں بدلا جاسکے۔ تاہم کئی وجوہ کی بنا پر اب غیر ممالک میں آباد یہودی اپنی اس ”مقدس سرزمین“ میں نہیں آنا چاہتے۔

اسرائیل میں سب سے زیادہ یہودی سابق سوویت یونین کی ریاستوں سے آتے ہیں۔ لیکن اب روس اور دیگر ریاستوں میں معاشی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ لہذا وہاں آباد یہودیوں کے لیے اسرائیل میں اتنی کشش نہیں رہی۔ دوسرے نمبر پر فرانس تھا اور وہاں سے بھی یہودی آمد کم ہو گئی۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں یہود نو انکولاس سرکوزی صدر بن گیا ہے۔ سرکوزی کی دادی یہودی تھی۔

واضح رہے، اسرائیلی قانون کی رو سے ہر وہ شخص اسرائیل آ سکتا ہے جو یہودی ہے، اس کی بیوی یہودی ہے، والدین یا ان کے ماں باپ یہودی ہیں۔

گوانتا موبے سے 10 سعودیوں کی واپسی

امریکا نے اپنے گوانتا موبے قید خانے سے دس سعودی باشندے رہا کر دیئے ہیں۔ یاد رہے، 2001ء کے بعد امریکیوں نے ”دہشت گردی“ کے الزام میں درجنوں سعودی گرفتار کر لیے تھے۔ ان سے اکثر بعد ازاں رہا کر دیئے گئے لیکن اب بھی 13 سعودی اس بدنام زمانہ جیل میں قیدی سختیاں برداشت کر رہے ہیں۔

سعودی عوام میں ان گرفتاریوں کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ اسی لیے سعودی حکومت کو شش کر رہی ہے کہ باقی قیدی بھی جلد از جلد وطن واپس آجائیں۔ جو سعودی قیدی واپس آئے ہیں، ان میں سے بیشتر سعودیہ میں آزاد زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مزید براں انہیں سیٹ ہونے کے لیے حکومت نے مالی امداد دی ہے۔ ان قیدیوں کے باعث سعودیہ اور امریکا کے تعلقات میں سرد مہری آئی ہے جو ابھی تک کافور نہیں ہوئی۔

لینن

(خدا کے حضور میں)

وہ کون سا آدم ہے کہ تُو جس کا ہے معبود؟
 مشرق کے خداوند سفیدانِ فرنگی!
 یورپ میں بہت روشنی علم و ہنر ہے
 رعنائی تعمیر میں، رونق میں، صفا میں
 ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جوا ہے
 یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبیر، یہ حکومت!
 بیکاری و غریبانی و نئے خواری و افلاس
 وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم

وہ آدمِ خاکی کہ جو ہے زیرِ سماوات؟
 مغرب کے خداوند درخشندہ فلذات!
 حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیوان ہے یہ ظلمات!
 گرجوں سے کہیں بڑھ کے ہیں بنکوں کی عمارات!
 سو دایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات!
 پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیمِ مساوات!
 کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات!
 حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات!

- 9- اے خدا! میں بڑے ادب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تُو کس آدم کا
 خدایا معبود ہے؟ اس سوال کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے علاوہ بنی آدم اور کسی کرے پر نہیں
 ہیں، اور کرۂ ارض پر جو انسان بستے ہیں، وہ تجھے اپنا معبود نہیں سمجھتے، تو پھر قدرتی طور
 پر میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ”وہ کون سا آدم ہے کہ تُو جس کا ہے معبود؟“ کیا
 یہ وہی انسان تو نہیں جو مٹی کا پتلا ہے اور جو کرۂ ارض پر چلتا پھرتا ہے۔
- 10- میں نے خوب غور کیا ہے، دنیا میں کوئی شخص تیری پرستش نہیں کرتا، کیونکہ اقوام
 مشرق تو اہل مغرب کو اپنا خدا سمجھتی ہیں اور اہل مغرب سونے اور چاندی (ڈالر) کو
 اپنا معبود خیال کرتے ہیں۔
- 11- مجھے یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ یورپ میں علم و ہنر اور سائنس
 و فلسفہ نے بڑی ترقی کی ہے اور وہاں ہر طرف عقل و خرد کی روشنی ہے، لیکن پھر بھی وہاں
 تاریکی کا دور دورہ ہے اور اس تاریکی میں کوئی ایسا چشمہ حیوان نہیں جس سے انسان حقیقی
 زندگی حاصل کر سکے۔ یہ بحرِ ظلماتِ چشمہ حیوان سے محروم ہے، یعنی اقوامِ مغرب
 روحانیت سے محروم ہیں، کیونکہ حیات بعد الموت پر ایمان نہیں رکھتیں، بلکہ سب کی سب
 مادہ پرستی میں غرق ہیں۔
- 12- یورپ میں تو صورت حال یہ ہے کہ فنِ تعمیر، رونق، چکا چوند اور صفائی کے
 اعتبار سے بنکوں کی بلند و بالا عمارات گر جا گھروں کی نسبت کہیں زیادہ آسودہ اور
 خوشحال نظر آتی ہیں۔ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ یورپی باشندوں کو
 مذہبی عبادت گاہوں سے زیادہ اپنی دولت اور کاروبار سے لگاؤ ہے۔
- 13- ان بنکوں کا سارا کاروبار سوڈا اور ٹے پر چل رہا ہے۔ اس کاروبار میں ایک
- آدھ شخص کو تو قائد ہوتا ہے، جبکہ لاکھوں لوگ اقتصادی طور پر تباہ ہو جاتے ہیں۔
- 14- سرمایے کی پجاری یہ مغربی اقوام بظاہر تو مساوات کی تعلیم دیتی ہیں لیکن اپنی
 سائنس، اپنے فلسفے اور اپنی سیاست کے بل بوتے پر محکوم اقوام کا خون چوستی رہتی ہیں۔
- 15- مغرب میں ہر نوع کی ترقی کے باوجود آج بھی یہ کیفیت ہے کہ اُن کے
 زیر نگین ممالک میں بے روزگاری اور غربت نے ڈیرہ جما رکھا ہے۔ تن ڈھاپنے کو
 لباس نہیں اور شراب نوشی کی لعنت عام ہے۔ ان مسائل کے پیدا کرنے کے علاوہ
 اہل یورپ نے خلقِ خدا لیے کون سی خدمات سرانجام دی ہیں۔
- 16- حقیقت یہ ہے کہ جو قوم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان نہیں رکھتی، وہ
 اخلاقِ حسنہ اور نیکی سے محروم ہو جاتی ہے۔ وہ سائنس، ٹیکنالوجی اور مادیات میں تو
 ترقی کر سکتی ہے، لیکن روحانیت میں کوئی مقام حاصل نہیں کر سکتی۔
- اقبال کی یہ نظم ”لینن“ فی الواقع فنی اور فکری سطح پر اُن کی نمائندہ اور شاہکار
 نظموں میں سے ایک ہے۔ قاری جوں جوں آگے بڑھتا ہے، تخیل اور نفسِ اُس کو
 اپنے سحر میں گرفتار کر لیتے ہیں۔ نظم کے ہر شعر میں ایک نئی کیفیت کا احساس ہوتا
 ہے۔ چنانچہ اس شعر میں بھی لینن کی زبانی یورپ کی تہذیبی اور اقتصادی
 صورت حال کے حوالے سے اُس کی خامیوں کی جانب بھی اشارے ملتے ہیں کہ اقوام
 مغرب نے بے شک بجلی اور بھاپ کی قوتوں کو تسخیر کر کے اپنے لیے ترقی کی راہیں تو
 کھول دی ہیں، لیکن اسے قدرت کے انعامات پر اعتماد نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ
 اخلاقی اقدار سے محروم ہو چکی ہیں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے ارتقا ہی کو سب کچھ
 سمجھ بیٹھی ہیں۔

اشاریہ مضامین

ہفت روزہ فدائے خلافت 2007

ذی اللہ خان مردت

سال 2007ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 46 شمارے شائع ہوئے۔ ان میں 44 عام جبکہ دو خصوصی شمارے تھے۔ خصوصی شماروں میں سے ایک ”اسلام پاکستان نمبر“ اور دوسرا ”دعوت دین نمبر“ تھا۔ ندائے خلافت کے ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین و تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس اشاریے میں ”الہدیٰ“، ”فرمان نبوی ﷺ“، ”تفہیم المسائل“ اور ”عالم اسلام“ کے مستقبل سلسلوں کی تفصیل شامل نہیں ہیں۔ اس سال ”الہدیٰ“ کے تحت محترم ڈاکٹر اسرار صاحب کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ المائدہ کی آیت 24 سے آخر تک اور سورۃ الانعام کی ابتدا سے لے کر آیت 78 تک تشریح شائع ہوئی۔ ”تفہیم المسائل“ کا کالم شمارہ نمبر 24 تک شائع ہوتا رہا۔ بعد ازاں اس کی اشاعت بوجہ روک دی گئی۔ عالم اسلام کی خبریں بھی مسلسل چھتی رہیں۔ آخر میں یہ وضاحت کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں جو ہندسہ دیا گیا ہے، وہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق، صفحہ اول پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ

منتخب شہ پاروں کی فہرست:

- | | |
|--|------------------------------|
| 27- قانون الہی | میاں محمد افضل |
| 28- وقت کا قاتح | مولانا ابوالکلام آزاد |
| 29- انسان کی حقیقی آزادی | سید قطب شہید |
| 30- XXXX | XXX |
| 31- داعی کا پہلا وصف | سید ابوالاعلیٰ مودودی |
| 32- نوبائیں | جامع الاصول |
| 33- اسلام اور معاشرہ | سید قطب شہید |
| 34- الوہیت کی اصل روح اقتدار ہے! | سید ابوالاعلیٰ مودودی |
| 35- قوت ارادی کی تربیت | مولانا امین احسن اصلاحی |
| 36- روزہ: امداد باہمی کی روح | سید ابوالاعلیٰ مودودی |
| 37- روزہ میں گناہوں سے بچیں | مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی |
| 38- XXXX | XXX |
| 39- صلح اور جنگ، کس سے؟ | مولانا مفتی محمد شفیع |
| 40- اللہ سے مغفرت طلب کرو | پیر محمد کرم شاہ الازہری |
| 41- مہذب اور پسماندہ معاشرے | سید قطب شہید |
| 42- نظریہ: قوموں کی روح | نعیم صدیقی |
| 43- اوّلین مسئلہ | مولانا سید ابوالحسن علی ندوی |
| 44- عقیدہ توحید کی خصوصیات | ڈاکٹر محمد رفیع الدین |
| 45- فلسفہ قربانی | ڈاکٹر اسرار احمد |
| 1- اگر اب بھی نہ جاگے تو..... | مولانا سید ابوالحسن علی ندوی |
| 2- پیروان حق کی غربت و بے کسی | مولانا ابوالکلام آزاد |
| 3- احیائے اسلام کا عمل اب نہیں رکے گا | ڈاکٹر محمد امین |
| 4- عروج و زوال کی علامات | سید محمود حسن |
| 5- دعوت انقلاب | مولانا ابوالکلام آزاد |
| 6- فساد کا مطلب | ڈاکٹر نصیر احمد ناصر |
| 7- گھریلو نظام کا انتشار | مولانا سید ابوالحسن علی ندوی |
| 8- فیصلے کی گھڑی | ظفر محمود |
| 9- عبرتناک انجام | میاں محمد افضل |
| 10- امت مسلمہ یا نام نہاد اسلامی دنیا؟ | سید قطب شہید |
| 11- سیرت طیبہ اور ہم | نعیم صدیقی |
| 12- سیرت رسول ﷺ | پروفیسر رام کرشنراؤ |
| 13- انقلابی گروہ کا مزاج | سید اسعد گیلانی |
| 14- ایمان اور امید | علامہ یوسف القرضاوی |
| 15- ذرا سوچئے! | مولانا ذوالفقار احمد |
| 16- قرآن حکیم اور مقام رسالت | ڈاکٹر محمود الحسن عارف |
| 17- قیامت کی اہم چھوٹی نشانیاں | امین محمد جمال الدین |
| 18- شیطان کے ہتھکنڈے | ڈاکٹر اسرار احمد |
| 19- خالق کائنات کی نشانیاں | سید قطب شہید |
| 20- سد سکندری | مولانا سید ابوالحسن علی ندوی |
| 21- غفلت گمراہی کا باعث ہے | سید ابوالاعلیٰ مودودی |
| 22- پر عزم انقلابی شخصیت | مولانا ابوالکلام آزاد |
| 23- کردار کا بحران | محمد موسیٰ بھٹو |
| 24- نفاق کب سامنے آتا ہے؟ | ڈاکٹر اسرار احمد |
| 25- مومن صرف اللہ پر توکل کرتے ہیں! | ڈاکٹر اسرار احمد |
| 26- اسلام کی انقلابی دعوت کا اثر | مولانا صفی الرحمن مبارکپوری |

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کسی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل - ان میں سے اکثر و بیشتر اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزانے تحریر کئے۔

- 1- قاتل و ایاب اولی الابصار (صدام حسین کو پھانسی)
- 2- خسر الدنیا و الاخرۃ (لاہور میں میراٹھن ریس)
- 3- مسلمانان پاکستان فیصلہ کریں: دل یا شکم؟
- 4- آنکھ کا شہتیر (پاکستان میں روشن خیالی)
- 5- بچھتاوا (ڈیورنڈ لائن میں تبدیلی)
- 6- ستاروں کی چال (حالات کی کروٹ)

- 7- قائد اعظم کی 11 اگست کی تقریر
- 8- قتلِ محمد (پتنگ بازی کے نقصانات)
- 9- ایران: امریکہ کے منہ میں چھوٹا پتھر
- 10- چاہ کن راہ چاہ در پیش (چیف جسٹس افتخار کی برطرفی)
- 11- جس کی لاٹھی اس کی بھینس (ملک کے بیرونی اور اندرونی حالات)
- 12- بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (عید میلاد النبی کی حقیقت)
- 13- اٹھ بانہ کمر کیا ڈرتا ہے (شاہ عبداللہ کی امریکہ پر تنقید)
- 14- صحیح راستہ (لال مسجد اور جامعہ حصہ کا تنازعہ)
- 15- بے نظیر ڈیل
- 16- یہ ظلم عظیم ہے (حالی یوم مزدور)
- 17- دیر آید درست آید (پاکستانی سیاستدانوں کی حالت)
- 18- بے آواز لاٹھی (چیف جسٹس چودھری افتخار کا شاندار استقبال)
- 19- چور مچائے شور (12 مئی کو کراچی میں حکومتی دہشت گردی)
- 20- مذہبی سیاسی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ!
- 21- 28 مئی: یوم تکبیر؟
- 22- ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے (امام کعبہ شیخ عبدالرحمن مدنی کی پاکستان آمد)
- 23- جرنیلی بجٹ (بجٹ: 2007-08ء)
- 24- مجھ کو ڈر ہے کہ ہے مظانہ طبیعت تیری (نیگرو پونٹے کی پاکستان آمد)
- 25- اسفل سافلین (مسلمانان پاکستان کی حالت زار)
- 26- لال مسجد کا بحران اور حکومت کی نااہلی
- 27- زندگی اور موت کا مسئلہ
- 28- قومی جرم
- 29- دانشمندی کا تقاضا
- 30- استحکام پاکستان!
- 31- آزادی اور جشنِ آزادی
- 32- ثبوت مٹانے والے سلاخوں کے پیچھے ہوں گے (لال مسجد کیس میں عدالت عظمیٰ کا فیصلہ)
- 33- چودھری افتخار یا جنرل کرامویل
- 34- اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے۔ (پاکستان کے حالات)
- 35- اک کرسی کا سوال ہے بابا
- 36- چارج شیٹ! (حکمرانوں کی کارکردگی)
- 37- 12 ستمبر 2001ء مستقبل کا پہلا دن؟
- 38- دعوت دین نمبر
- 39- ہو گیا مانند آب ارزاں مسلمان کالہو
- 40- آگ کا کھیل (قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن)
- 41- تازہ خیر
- 42- قومی اسمبلی کے پانچ سال اور ہماری جمہوریت
- 43- ذمہ دار کون؟ (موجودہ ملکی حالات)
- 44- ہنوز دلی دوراست (پاکستانی حکمران اور پاکستان کا ایٹمی پروگرام)
- 45- اسلام کا سیاسی نظام
- حافظ عاکف سعید جمعہ کی تلخیص دی جاتی ہے، آپ کا یہ خطاب بالعموم مسجد دارالسلام باغ جناح، لاہور میں ہوتا ہے۔ اگر امیر تنظیم لاہور سے باہر ہونے یا کسی اور شدید مصروفیت کے سبب خطاب نہ کر سکیں تو تنظیم کے کسی دوسرے مرکزی عہدیدار یا بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطبہ کی تلخیص شائع کی جاتی ہے۔ رواں سال جو خطابات جمعہ شائع کئے گئے، وہ درج ذیل ہیں۔
- 1- میدانِ عرفات سے نعرہ حق ڈاکٹر اسرار احمد
- 2- آخرت پر ایمان حافظ عاکف سعید
- 3- زندگی کی حقیقت: چند حقائق
- 4- حقیقتِ زندگی (II)
- 5- شرک کا ابطال (سورۃ الحج کی آیات 73 اور 74 کی روشنی میں)
- 6- مسلمانوں کے لئے راہِ عمل (سورۃ الحج کی آیات 77 اور 78 کی روشنی میں)
- 7- فریضہ شہادت علی الناس اور اس کے تقاضے
- 8- شہادت علی الناس کا طریقہ کار
- 9- نبی عن المنکر بالید کی دو صورتیں
- 10- توبہ کی اہمیت
- 11- نجات کی راہ: اجتماعی توبہ
- 12- توبہ اور اس کے تقاضے
- 13- رسول اکرم ﷺ اور ہم
- 14- رسول اکرم ﷺ اور ہم (II)
- 15- نجات کی راہ: اجتماعی توبہ
- 16- راہِ حق کی آزمائشیں
- 17- اسلامی فلاحی ریاست
- 18- نفاذ اسلام کے لئے علمائے کرام کے بائیس نکات
- 19- علمائے کرام کے بائیس نکات (II)
- 20- بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے!
- 21- فرعونیت اور قارونیت کی حقیقت
- 22- اسلام کا عدالتی نظام
- 23- اسلامی سزائیں عادلانہ ہیں!
- 24- منجیات اور مہلکات
- 25- امت مسلمہ کی زبوں حالی کے اسباب
- 26- حدیث کی اہمیت اور اس کا مقام و مرتبہ ڈاکٹر اسرار احمد
- 27- لال مسجد انتظامیہ کے خلاف حکومتی آپریشن حافظ عاکف سعید
- 28- سانحہ لال مسجد اور سانحہ کربلا
- 29- نفاذ اسلام کا راستہ: پر امن احتجاجی تحریک
- 30- XXXX
- 31- بقا کا راستہ حافظ عاکف سعید
- 32- آزادی کے ساٹھ سال: ہم کہاں کھڑے ہیں! (i)
- 33- آزادی کے ساٹھ سال: ہم کہاں کھڑے ہیں! (ii)
- 34- آزادی کے ساٹھ سال: ہم کہاں کھڑے ہیں! (iii)
- 35- اللہ تعالیٰ کی غلامی

منبر و محراب

منبر و محراب ندائے خلافت میں چھپنے والے خطابات جمعہ کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم

- 36- ماہ رمضان المبارک کی فضیلت و اہمیت
37- دعا (سورۃ البقرہ کی آیت 186 کی روشنی میں)
38- XXX
39- مغربی یلغار کا اصل ہدف اسلام ہے
40- انسان کا اہم ترین مسئلہ
41- XXX
42- قرآن کا انسان مطلوب
43- ہستی رنگ گلستان جہاں کچھ بھی نہیں
44- کامیابی اور ناکامی کا قرآنی تصور
45- کامیابی کا قرآنی تصور اور حیات صحابہ رضی اللہ عنہم

- 31- یہ تاریخ تو ابھی کل کی ہے۔
32- ہمیں غلامی نہیں گوارا
33- جکار تہ کا نفرنس اور خلافت کا احیاء
34- بے مثال.....!!
35- اینڈ آف ڈے
36- اپنی ذات یا اپنا پاکستان!
37- عدلیہ اپنا کام کرے
38- XXX
39- پیروت سے بنوں تک
40- جنگی مجرم
41- کولمبین ماڈل اور پاکستان
42- سٹون ایج
43- چند تاریخی حقیقتیں
44- میچورٹی
45- انسانی حقوق کا چارٹر

- اور یا مقبول جان
کاشف حفیظ صدیقی
محمد سلیم قریشی
ڈاکٹر صفدر محمود
جاوید چودھری
عرفان صدیقی
عرفان صدیقی
XXX
حامد میر
حامد میر
جاوید چودھری
جاوید چودھری
فیروز الدین احمد فریدی
جاوید چودھری
مولانا زاہد الراشدی

کالم آف ویکی

ممتاز قومی روزناموں سے اخذ کردہ منتخب معیاری کالموں کی فہرست

- 1- وہ کہتے ہیں کہ سال اچھا ہے
2- مسلمانوں سے تاریخ کا ایک سوال
3- اور اب کعبہ کی پٹیاں!
4- بستیاں الٹنے والی ہیں؟
5- اسلامی یونیورسٹی میں روشن خیالی کی برسات
6- اپنوں کو دشمن نہ بنائیں!
7- اب کہاں جاؤ گے اے دیدہ و روا
8- اگر امریکہ نے کلمہ طیبہ پر اعتراض کر دیا تو؟
9- دو تباہ کن آپشنز
10- کیا بچتا اسی کو کہتے ہیں؟
11- یہ کون بول رہا ہے خدا کے لہجے میں
12- حکمت عملی
13- امریکہ کی دوستی
14- ایک دردمندانہ اپیل
15- XXX
16- اٹھاپنڈی اور اس کا بدترین انجام
17- وقت آ گیا ہے!
18- اضطراب کا پس منظر
19- جناب صدر! یہ ہے دہشت گردی
20- شخصیت
21- دست غیب
22- ایک اور اعزاز
23- پاکستان میں تبدیلی کا ایجنڈا
24- کانٹے کا درد
25- اے خدا.....!
26- رشدی کی پذیرائی: توہین رسالت تو انہیں پر بحث کا بہانہ مولانا زاہد الراشدی
27- سانحہ لال مسجد: اختتام یا آغاز؟
28- باغی کی موت
29- عوام کیا کریں؟
30- XXX

تاریخ تحریکات احیائے اسلام (قسط 128 تا 171)

تاریخ تحریکات احیائے اسلام عالم اسلامی میں ماضی قریب اور دور حاضر میں برپا اسلامی احیائی تحریکوں کا تذکرہ ہے۔ اس سال اس عنوان کے تحت 41 اقساط شائع ہوئیں۔ یہ کالم معروف صحافی سید قاسم محمود تحریر کرتے ہیں۔

- 1- الجزائر: سلطنت عثمانیہ کے بعد
2- جمعیت العلماء الجزائر
3- جدید الجزائر میں اسلام اور مغربیت کی کشمکش
4- الجزائر میں اسلامی تحریکوں کا آغاز
5- الجزائر فوج اور جیشٹل فرنٹ کی سازشیں
6- الجزائر میں مسلمانوں کے لئے دوہرا نظام تعلیم
7- الجزائر کی مغرب نواز فوج
8- مراکش میں احیائے اسلام کی تحریک
9- مراکش اور موریتانیہ میں اسلامی تحریک
10- سینیگال میں اسلام
11- افریقہ کا دیو: نائیجیریا
12- سلطنت عثمانیہ کا عروج و زوال
13- ترکوں پر اسلام کے اثرات
14- علامہ بدیع الزماں نوری
15- مصطفیٰ کمال کے الحاد کے خلاف
16- شیخ بدیع الزماں کا فکرا نگیز خطبہ
17- پانچ قوتیں، چھ کلمے
18- قومی حمیت یا اسلامی حمیت
19- شیخ بدیع الزماں کی جلاوطنی
20- رسائل نور
21- شیخ نوری کی تفسیر قرآن
22- خلافت کے خاتمے میں تنظیمات کا کردار

23- مصطفیٰ کمال پاشا کی تجدید پسندی

24- ترکی میں احیائے اسلام

25- ترکی: اسلام اور سیکولرازم کی کشمکش

26- ملی سلامت پارٹی کا اسلامی منشور

27- ترکی: سیکولرازم کے خلاف صف آرائی

28- ترکی میں مغربیت اور اسلام کی کشمکش

29- XXXX

30- XXXX

31- سیکولرازم کے خلاف دستوری کاوشیں

32- XXXX

33- ترکی: فوج اور سیاسی جماعتوں کی کشمکش

34- کردستان کا مسئلہ اور رفاہ پارٹی

35- اسرائیل اور ترکی کے باہمی تعلقات

36- ترکی میں اسلام پسند پارٹی کی تیسری سیاسی فتح

37- ترکی کے اداروں میں اسلامی احیاء کی لہر

38- XXXX

39- مغربی دنیا اور ترکی کی اسلامی تحریک

40- XXXX

41- عالم اسلامی کا اتحاد

42- ترکی اور یونان کے تعلقات

43- انتخاب سے اقتدار تک

44- ترکی میں سیکولرازم اور اسلام کی کشمکش

45- اسلام اور سیکولرازم کی کشمکش

5- مسئلہ کشمیر کی تاریخی اہمیت اور اس کا حل

کیا ابھی وقت نہیں آیا؟

صلہ رحمی

6- شیطان کی چالیں

7- رسول اکرم ﷺ کی چند پیشین گوئیاں

ایک مباحثہ

8- مسلمان عورت کا پرچہ آخرت

9- تبلیغ دین

مسجد کے امام صاحب

10- وہ کیا گردوں تھا.....

نماز اور جدید میڈیکل سائنس

متاع غرور

11- اللہ کی مدد

نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی اور حب الہی

حضرت مصعب بن زبیرؓ کا داعیائہ کردار

12- اجتماع رسول ﷺ

دعوت کا مقام: سیرت طیبہ کی روشنی میں

امریکہ مسلمانوں کا دشمن کیوں؟

13- وضو اور جدید سائنس

میں نے معاف کیا!

ذرا غم ہو تو یہ مٹی.....

14- تاریخ کا دوسرا راز

رحمۃ اللعالمین ﷺ

پردہ

15- شرعی پردہ

مسلمان سائنسدانوں کی ایجادات

سرمایہ داری، جاگیر داری اور جمہوریت

حقوق و فرائض

16- عہد کی پاسداری

بچے، والدین اور معاشرہ

ایک خواب: ایک حقیقت

17- دنیا کے جادو

18- اراکین اسمبلی اور رہنمایان قوم کے لئے لمحہ فکریہ

ایک میرے کرنے سے کیا ہو جائے گا!

19- دعوت کی ضرورت

راہِ حق کا سفر

20- حق گو اور صداقت شعار مشیر

مجھے پردے سے کیسے محبت ہوئی؟

22- مسلمانوں کی دولت غیروں کے ہاتھوں میں

نو جوانوں کی ذمہ داری

ہر کہ خدمت کرداؤ خدوم شد

23- انسانی حقوق سے محروم طبقہ

ڈاکٹر اسرار احمد

فرقان دانش خان

سرفراز احمد

عتیق الرحمن صدیقی

فرید اللہ خان مروت

لطف الرحمن خان

رفیقہ تنظیم اسلامی

مسز شبیر

ذیشان دانش خان

مولانا اسلم شیخوپوری

ڈاکٹر میاں احسان ہاری

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

مسز الماس

عتیق الرحمن صدیقی

تنظیم اسلامی

حکیم محمد سعید (مرحوم)

تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

انجینئر محمد سعید اقبال

ناہیدہ بنت الیقین

ابو کلیم نبی محسن

عبدالستار

تنظیم اسلامی

سارہ بوکر

ڈاکٹر اسرار احمد

پروفیسر سید خالد محمود ترمذی

سردار اعوان

تنظیم اسلامی

تنظیم اسلامی

محمد فاروق

ذیشان دانش خان

بنت الیقین

تنظیم اسلامی

محمد حسین

تنظیم اسلامی

شہزادی شبیر

عتیق الرحمن صدیقی

یونی ریڈی (ترجمہ: سیدنا محمد)

صباحت موسیٰ

یونی ریڈی (ترجمہ: نورالم خان)

محمد سمیع

نعیم اختر عدنان

گوشہ اقبال

گوشہ اقبال کے تحت کلام اقبال کسی تشریح پر مبنی (85 تا 125) اکتالیس اقساط شائع ہوئیں، جو بال جبریل حصہ دوم پچاسویں غزل تا نظم ”لینن خدا کے حضور میں“ پر مشتمل ہیں۔

متفرق مضامین

مختلف دینی، علمی، اصلاحی اور دیگر متفرق موضوعات پر شائع شدہ مضامین کسی فہرست:

- 1- اسلام کا معاشرتی نظام
حضرت عثمان غنیؓ کی سیرت و کردار
جمہوریت کی نیلیم پری
مہاجنی ملوکیت کے بندے ہیں تمام
- 2- مسند ارشاد کے حقیقی وارث
تواضع اور تکبر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
- 3- انسانی رویے
قافلہ حجاز میں ایک بھی حسینؓ نہیں
- 4- سراج الحق سید کی رحلت

- 24- تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے
بنت امید
ابو اکرام
وقت تو بہ
اے انسان تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف بڑھ رہا ہے
محمد سمیع
25- مقام رسالت اور مغرب کا متعصبانہ رویہ
ڈاکٹر اسرار احمد
جو آنا فرانس (ترجمہ سید طاہر احمد)
شیم صدیقی
26- ایک امریکی خاتون کا پیغام
روحانی کینسر
خاتون خانہ
شیریں حیدر
27- نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شمیری
نذیر احمد
28- اسلامی دنیا، طاغوت اور علماء
عابد اللہ جان
30- ”استحکام پاکستان نمبر“
سقوط مشرقی پاکستان کے اسباب
مر تقی احمد اعوان

حالات حاضرہ

- حالات حاضرہ کے متعلق شائع ہونے والے مضامین درج ذیل ہیں:
- 2- صوفی کونسل: ایجنڈا کیا ہے؟
فرقان دانش خان
- 3- صدام کو پھانسی
انجم نیاز (ترجمہ: سردار اعوان)
- 4- اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے
ابو کلیم نجی محسن
- 5- پاکستان گردہ فروشی کا بڑا بازار
عرقان حسین (ترجمہ: مشال شیخ)
- 6- موجودہ حکومت اور پاکستان کی سالمیت
مرزا ندیم بیگ
- 7- میڈیا کا حملہ
رفیقہ تنظیم اسلامی
- 8- خودکش حملے..... محرکات کیا ہیں؟
وسیم احمد
- 9- امریکی یلغار کی دستک
محبوب الحق عاجز
- 10- اب اسرائیل پالیسی پر پوٹرن
ڈاکٹر اسرار احمد
- 11- ملکی سالمیت اور ایم ایم اے کا فسوسناک کردار
مرزا ندیم بیگ
- 12- زمینی حقائق اور پاکستان کا مستقبل
ڈاکٹر اسرار احمد
- 13- سابق امریکی صدر جی کارٹر کی کتاب اور یہود کا ہنگامہ
محمد علی صدیقی
- 14- اے پی سی کا ایجنڈا اور متحدہ مجلس عمل
محبوب الحق عاجز
- 15- امریکہ اسرائیل کٹھ جوڑ کا تاریخی جائزہ
ڈاکٹر اسرار احمد
- 16- سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے
کامران بن زاہد اعوان
- 17- پاک امریکہ تعلقات
مرزا ندیم بیگ
- 18- جامعہ حصصہ کی انتظامیہ اور حکومت کی خدمت میں
ڈاکٹر اسرار احمد
- 19- عدلیہ کا جواں مرد
نعیم اختر عدنان
- 20- صوفی ازم کا حقیقی تصور
ڈاکٹر اسرار احمد
- 21- متحدہ مجلس عمل کا علماء و مشائخ کنونشن
نعیم اختر عدنان
- 22- عدالتی بحران
ڈاکٹر طاہر ابراہم
- 23- قومی ایٹمی اثاثہ اور عالمی استعمار کا محاصرہ
ڈاکٹر اسرار احمد
- 24- جناب صدر ایک مشکل فیصلہ اور کیجئے
محبوب الحق عاجز
- 25- طالبان نارتھ ایشین اور پاکستان
ڈاکٹر اسرار احمد
- 26- ایم کیو ایم کے وابستگان کی خدمت میں!
ڈاکٹر اسرار احمد
- 27- اقتدار کی ڈوبتی کشتی کو بچانے کی حکومتی کوشش
محمد سمیع
- 28- پاکستان میں طالبان نارتھ ایشین کا امکان؟
ڈاکٹر اسرار احمد
- 29- صدر ماسی اور صحبت علی
وسعت اللہ خان
- 30- امتحانات اور تعطیلات کا شیڈول
پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
- 31- مولانا ابو عبد اللہ
ڈاکٹر اسرار احمد
- 32- اسلامی نظام کے قیام کا طریقہ کار: چند وضاحتیں
ڈاکٹر اسرار احمد
- 33- پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے صحیح طریقہ کار
ڈاکٹر اسرار احمد
- 34- ہماری دینی سیاسی جماعتیں
ڈاکٹر اسرار احمد
- 35- تحریکی کارکنوں کے لئے لمحہ فکریہ
سلسلی یا سمینر منجی
- 36- ”کج سانوں مرن داشوق دی اے“
نذیر ناجی
- 37- پرویز مشرف: فکراقبال کے آئینے میں
نعیم اختر عدنان
- 38- روزہ: توسط اور اعتدال کا تقیب
عتیق الرحمن صدیقی
- 39- روزے کا مقصد اور اہمیت
پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
- 40- روزہ کی روح: تقویٰ
عبد الرشید عراقی
- 41- قیام عدل کا قرآنی حکم
نعیم اختر عدنان
- 42- روزہ اور احتکاف
پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
- 43- باڑیں اور دیواریں
محمد طفیل گوہر
- 44- دعوت دین نمبر
دعوت الی اللہ کے اصول و مبادی، داعی اعظم ﷺ
- 45- قرآن کی نظر میں، دعوت دین قرآن کی نظر میں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا روشن کردار، ہم اور ہمارا کام، داعی حق کی ذمہ داری، مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج، داعی کا ذاتی کردار، مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج، تفریح اوقات، کاروان دعوت منزل بہ منزل
- 46- یہود کی خاص علامت: چھ کونوں والا ستارہ
فرید اللہ خان مروت
- 47- مولانا مودودی مرحوم اور تحریک اقامت دین
ڈاکٹر اسرار احمد
- 48- علامہ اقبال اور سید سلمان ندوی
عبد الرشید عراقی
- 49- ہو جائے ملائم تو.....
ابو کلیم نجی محسن
- 50- بہترین زاوہ ترقوی ہے؟
رشید عمر
- 51- تجارت کا عالمی دن: کسانوں کے لئے ہلاکت
سردار اعوان
- 52- حاصل اجتماع
حافظ عاکف سعید
- 53- روشن خیالی اور اعتدال پسندی؟
جمیل یوسفزئی

- 25- اسی باعث توکل عاشقان سے منع کرتے تھے! محمد مسیح
- 26- پاکستان کے لئے امریکی منصوبہ محبوب الحق عاجز
- 27- نکل جاتی ہے جس کے منہ سے سچی بات مستی میں محمد مسیح
- 28- آخری مورچہ محبوب الحق عاجز
- 29- قدرتی آفات: مؤثر منصوبہ بندی کی ضرورت ابو الحسن
- 30- احساس زیاں محمد مسیح
- 31- سلطان محمود غزنوی اور قاضی شہر عتیق الرحمن صدیقی
- 32- حکومتی رٹ اور احکم الحاکمین کی رٹ محمد مسیح
- 33- لال مسجد اور جامعہ حفصہ: ایک لمحہ فکریہ ڈاکٹر اسرار احمد
- 34- لال قلعہ نہیں، لال مسجد ہی سہی محمد عاطف بٹ
- 35- آپریشن سائلنس: قانون کیا کہتا ہے؟ آصف محمود
- 36- کیا کمانڈوز بھی روئے ہوں گے؟ عبداللہ مختصر
- 37- لال مسجد کا نوحہ امجد اقبال ساجد
- 38- اسلام، پاکستان اور امریکی عزائم ڈاکٹر اسرار احمد
- 39- لال مسجد کا سانحہ..... ایک اہم قابل توجہ پہلو! لطف الرحمن خان
- 40- کیا آزادی کا یہی مطلب ہے؟ مومنہ ذیشان دانش
- 41- تکبر اور عرونت میں جٹلا حکمران مرزا ندیم بیگ
- 42- حالیہ بحران: مشرف کے لئے مہلت یا آزمائش ڈاکٹر اسرار احمد
- 43- نام نہاد دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد محمد مسیح
- 44- دل کی دھڑکن کہہ دے گی! عتیق الرحمن صدیقی
- 45- ایک اور سو موٹو ایکشن کی ضرورت ڈاکٹر اسرار احمد
- 46- پاکستان کی سیاست اور ہانگ کانگ کا کھیل محمد مسیح
- 47- ماہ رمضان المبارک اور مہنگائی محمد مسیح
- 48- آزادی کے ساتھ: کیا کھویا؟ کیا پایا؟ ڈاکٹر اسرار احمد
- 49- برین واشنگ کا شکار کون محمد کھلیل
- 50- رب ذوالجلال سے مفاہمت کیجئے! ڈاکٹر اسرار احمد
- 51- دینی حلقوں میں مدافعت کا رجحان محمد مسیح
- 52- قابل نفرت فوج نہیں، حکمران ہیں! محمد مسیح
- 53- کیا ہماری قومی سالمیت محفوظ ہے؟ ڈاکٹر اسرار احمد
- 54- حکومتی کارکردگی کے اشتہارات پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
- 55- سلطنت خدا و پاکستان کو درپیش دو بحران ڈاکٹر اسرار احمد
- 56- امیر جنسی محمد مسیح
- 57- کوچلا ہنس کی چال محمد مسیح
- 58- پاکستان کے ایٹمی اثاثے اور امریکی عزائم محبوب الحق عاجز
- 59- میڈیا کی آزادی؟ محمد مسیح
- 2- امیر حلقہ پنجاب جنوبی کی رفقاء سے ملاقات تنظیم اسلامی ملتان کی شب بیداری
- 3- امیر حلقہ لاہور کی ایک سالہ کورس کے شرکاء سے ملاقات لاہور: نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارف
- 4- حلقہ پنجاب جنوبی کا وہاڑی میں احتجاجی مظاہرہ تنظیم اسلامی بہاولپور و بہاولنگر کے زیر اہتمام مظاہرہ
- 5- پانی تنظیم کا دورہ حافظ آباد اور حلقہ گوجرانوالہ تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کا ماہانہ اجتماع
- 6- حلقہ پنجاب وسطی پنجاب کا توسیع مشاورت اجلاس تنظیم اسلامی نیولتان میں ہونے والی امراء و نقباء کی تربیت گاہ
- 7- حلقہ پنجاب وسطی کا سہ ماہی اجتماع تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام نصف روزہ
- 8- تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دو روزہ پروگرام تنظیم اسلامی وہاڑی کے زیر اہتمام پندرہ روزہ درس قرآن
- 9- تنظیم اسلامی نیولتان کے زیر اہتمام شب بیداری اسرہ ڈیفنس لاہور کا درس قرآن
- 10- تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کی شب بیداری تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام
- 11- تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا نصف روزہ پروگرام تنظیم اسلامی نیولتان کے زیر اہتمام شب بیداری
- 12- تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کا دعوتی و تربیتی پروگرام امیر حلقہ پنجاب جنوبی کی منفرد رفقاء سے ملاقات
- 13- تنظیم اسلامی ملتان کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام تنظیم اسلامی وہاڑی کے زیر اہتمام درس قرآن
- 14- تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام شب بیداری تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کی سطح پر مشترک دعوتی و تربیتی اجتماع
- 15- تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام قصبہ میں سہ روزہ دعوتی پروگرام
- 16- تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام مرکز تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں تربیت گاہ کی رپورٹ
- 17- تنظیم اسلامی بہاولنگر کا ماہانہ اجتماع تنظیم اسلامی نیولتان کی شب بیداری
- 18- حلقہ لاہور کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام تربیت گاہ امراء و نقباء قرآن اکیڈمی فیصل آباد
- 19- حلقہ پنجاب وسطی میں انفرادی دعوتی مہم تنظیم اسلامی میرپور کی ماہانہ شب بیداری
- 20- تنظیم اسلامی پنڈی گھیب میں شب بیداری تنظیم اسلامی پنڈی گھیب کا دعوتی پروگرام
- 21- امیر تنظیم اسلامی کا دورہ وسطی پنجاب منفرد اسرہ عارف والا کا تربیتی اجتماع
- 22- تنظیم اسلامی سرگودھا کا ماہانہ دعوتی پروگرام
- 23- تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام
- 24- تربیت گاہ امراء و نقباء قرآن اکیڈمی فیصل آباد
- 25- حلقہ پنجاب وسطی میں انفرادی دعوتی مہم
- 26- تنظیم اسلامی میرپور کی ماہانہ شب بیداری
- 27- تنظیم اسلامی پنڈی گھیب میں شب بیداری
- 28- تنظیم اسلامی پنڈی گھیب کا دعوتی پروگرام
- 29- امیر تنظیم اسلامی کا دورہ وسطی پنجاب
- 30- منفرد اسرہ عارف والا کا تربیتی اجتماع
- 31- تنظیم اسلامی سرگودھا کا ماہانہ دعوتی پروگرام

پنجاب اور کشمیر

ملک کے مختلف شہروں اور قصبوں میں پھیلے ہوئے تنظیمی مراکز میں ہونے والے دعوتی و تربیتی پروگراموں کے سلسلے میں جو رپورٹیں ندائے خلافت میں شائع ہوئیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- حلقہ پنجاب وسطی کا ٹوبہ میں دعوتی پروگرام پروفیسر عتیق الرحمن

منفرد اسرہ ہیر کر باٹھ میں ہونے والے دعوتی پروگرام حسن ظہیر

19- تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کا دعوتی پروگرام

رفیق تنظیم

45- تنظیم اسلامی لاہور شمالی نمبر 2 کا نصف روزہ پروگرام

خباب عبدالخالق

اسرہ بھالیہ کی ماہانہ شب بیداری

نقیب اسرہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت کراچی میں شب بیداری

محمد سمیع

بہاولنگر میں مطالبہ خلافت کے لئے مظاہرہ

نصر اللہ انصاری

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

20- امیر تنظیم اسلامی کا دورہ میانوالی

محمد افضل خان

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تقریب تنظیم اسٹور جوع الی القرآن کورس پارٹ (I-II) ذیشان دانش خان

ذیشان دانش خان

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

21- تنظیم اسلامی ملتان کے زیر اہتمام تفہیم دین پروگرام

شوکت حسین انصاری

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام

انفخار احمد

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی ملتان کے زیر اہتمام پروگرام

شوکت حسین انصاری

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ لاہور میں نئے شامل ہونے والے رفقاء سے امیر حلقہ کی ملاقات

محمد یونس

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

22- تنظیم اسلامی اقبال ٹاؤن لاہور کا دعوتی اجتماع

محمد ندیم شیخ

حلقہ سندھ زیریں کی عوامی آگہی مہم

محمد سمیع

تنظیم اسلامی جہلم کا پروگرام

عادل عمران

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ لاہور کا آدھا روزہ پروگرام

محمد یونس

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

23- تنظیم اسلامی میانوالی کا دعوتی پروگرام

ماسٹر افضل خان

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ وسطی پنجاب کا دعوتی اجتماع

رانا صبغت اللہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی ہارون آباد کا ماہانہ اجتماع

محمد رضوان عزمی

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

26- تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری

عثمان منظور

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام پروگرام

سید اعظم حسین گیلانی

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

27- تنظیم اسلامی سیالکوٹ کی شب بیداری

اعجاز حفصہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

28- امیر تنظیم اسلامی کا دورہ جہلم

رفیق تنظیم

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ وسطی پنجاب میں انفرادی دعوت

رانا صبغت اللہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

31- تنظیم اسلامی لاہور کا دعوتی پروگرام

عادل جہانگیر

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری

خواجہ محمد اشفاق

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

33- تنظیم اسلامی نیو ملتان کا ماہانہ اجتماع

شوکت حسین انصاری

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

34- سیالکوٹ تنظیم کا پہلا تنظیمی اجتماع

اعجاز حفصہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ گوجرانوالہ کالال مسجد آپریشن کے خلاف مظاہرہ

اعجاز حفصہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی فورٹ عباس کا دعوتی پروگرام

محمد جمیل

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی لاہور کا ”سودی معیشت“ کے خلاف مظاہرہ

فرقان دانش خان

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

35- تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب وسطی کے زیر اہتمام مہندی تربیت گاہ

رانا صبغت اللہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر کی سرگرمیاں

رفیق تنظیم

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی بہاولپور کا ماہانہ اجتماع

رفیق تنظیم

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

36- تنظیم اسلامی گوجرانوالہ کا شب بیداری پروگرام

رفیق تنظیم

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی نیو ملتان کا دعوتی پروگرام

شوکت حسین انصاری

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

ماہانہ اجتماع ہارون آباد حلقہ بہاولنگر

رفیق تنظیم

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

37- تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا نصف روزہ تربیتی اجتماع

محمد راشد

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

39- بانی تنظیم اسلامی کا دورہ میرپور (آزاد کشمیر)

انفخار احمد

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ وسطی پنجاب کا دوسرا ماہی اجتماع

رانا صبغت اللہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

40- حلقہ وسطی پنجاب کا دورہ ترجمہ القرآن پروگرام

رانا صبغت اللہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ بہاولنگر..... دورہ ترجمہ قرآن کے شرکاء کے تاثرات

ابراہیم اشرف

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

41- حلقہ پنجاب وسطی میں عید ملن پارٹی

رانا صبغت اللہ

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

رمضان المبارک کے دوران اسرہ ساہیوال کی دعوتی سرگرمیاں

محمد حارث

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

43- ماہ رمضان کے دوران حلقہ لاہور کی دعوتی سرگرمیاں

محمد یونس

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

حلقہ لاہور شرقی کا ماہانہ تربیتی اجتماع

ذیشان دانش خان

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

تنظیم اسلامی نیو ملتان کی دعوتی سرگرمیاں

شوکت حسین

حلقہ سندھ زیریں کے تحت لیاقت آباد میں دعوتی کیمپ

محمد سمیع

صوبہ سندھ

صوبہ سرحد

10-	Who is confirming the war on Islam: Muslims or non-Muslims?	Abid ullah jan
11-	Another Puppet Dictator: Heading toward his fate with his master	Abid ullah jan
12-	Iqbal's Vision of Islamic Revolution	Dr. Israr Ahmad
13-	Just desserts: Daily Dawn Deserves what it Gets.	
14-	Moderation Rocks in Pakistan	Mark LeVine
15-	Pakistan at the Crossroads	Abid ullah jan
16-	Stand up or perish as a nation	Abid ullah jan
17-	ISI-Islam Connection is as false as ISI and Drugs	Abid ullah jan
18-	Anti-Capitalism in Five Minutes Less	Robert Jensen
19-	Finding an intelligent alternative to the war of terrorism	Abid ullah jan
20-	Where are we in Afghanistan Today	Abid ullah jan
21-	A War to End All war	Bilal Khan
22-	US. NATO Crimes Against Humanity	Abid ullah jan
23-	The missing link in the debate on disappearances and torture	Abid ullah jan
24-	Mush-Bibi deal in a broader context	Abid ullah jan
25-	Pakistan: What have we left for the coming generation?	Abid ullah jan
26-	Nature of Islamic State in the Eye of Iqbal, Maulana Moudoodi & Dr. Israr	Abid ullah jan
27-	Musharraf's Bloodbath at the Masjid	Abid Mustafa
28-	Hafsa roasting truth versus political myth	Nitish Shah
29-	History of feudalism in Pakistan	Amna Malik
30-	xxxx	xxxx
31-	Islamic Banking: Is it really Halal?	Aaron MacLean
32-	Managing Consent The Art of War Democracy and Public Relation	Ramzy Baroud
33-	61st year of the Slavery of Slaves in Paksitan	Abid ullah jan
34-	Death at a Distance: The US Air war	Conn Hallinan
35-	A colonial army	Asim Sajjad Akhtar
36-	Angle: Future of feudalism in Pakistan The role of global capitalism	S. Ehtisham
37-	Loot sale of 3 stars and 4 stars	Anonymos
38-	xxxxxxxx	xxxx
39-	Mush was right. But who can trust him anymore?	Abid ullah jan
40-	The Amplityde of silence	Maryam Sakeennah
41-	Don't let Musharraf live with what he has just done	Abid ullah jan
42-	US attack on Syria and its plans for Pakistan	Abid ullah jan
43-	The pretense of Democracy	Maryam Sakeennah
44-	Democracy in Pakistan-which one?	Syed Atiq-ul-Hassan
45-	Farce after farce after farce	Kamran Shafi

ان مستقل سلسلوں کے علاوہ تبصرہ کتب کے تحت شمارہ نمبر 11 اور 17 پر کتابوں پر تبصرہ شائع ہوا۔ ایڈیٹر کی ڈاک کے عنوان سے قارئین کے خطوط شمارہ 16 اور 17 میں شائع کئے گئے۔

18-	تنظیم اسلامی دہریہ کے زیر اہتمام دعوتی اجتماع	سعید اللہ خان
24-	مرکزی نائب ناظم دعوت کی حلقہ سرحد شمالی آمد	ابو کلیم نبی محسن
27-	امیر تنظیم کا دورہ ایبٹ آباد	اسد قیوم
	تنظیم اسلامی دہریہ کا دعوتی پروگرام	سعید اللہ خان
	تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کا دعوتی اجتماع	اسد قیوم
33-	امیر حلقہ سرحد شمالی کا دورہ چترال و دیر	احسان الودود
34-	اسرہ نوشہرہ کے زیر اہتمام دعوتی و تربیتی پروگرام	جان ثاراختر
36-	حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام لال مسجد آپریشن کے خلاف احتجاجی مظاہرہ	رفیق تنظیم
37-	حلقہ سرحد شمالی کا شب بیداری پروگرام	احسان الودود
41-	تنظیم اسلامی پشاور کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن	محمد ابراہیم
43-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کا دعوتی و تربیتی پروگرام	جان ثاراختر
45-	اسرہ نوشہرہ کینٹ کے تحت دعوتی و تربیتی پروگرام	جان ثاراختر

صوبہ بلوچستان

2-	تنظیم اسلامی بلوچستان کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	محمد راشد گنگوہی
12-	تنظیم اسلامی کوئٹہ کے زیر اہتمام شب بیداری	اقتدار احمد خان
17-	تنظیم اسلامی کوئٹہ کا دعوتی پروگرام	عبدالسلام
19-	تنظیم اسلامی کوئٹہ کے زیر اہتمام مظاہرہ	محمد راشد گنگوہی
20-	تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ	محمد راشد گنگوہی

روداد

6-	تحریک خلافت اور تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ایوان اقبال و سیم احمد لاہور میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد خطاب	
7-	کنونشن سنٹر اسلام آباد میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب	وسیم احمد
11-	ایوان اقبال لاہور میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا خصوصی خطاب	فرقان دانش خان
21-	تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام احیائے خلافت سیمینار	وسیم احمد
25-	”مسلمان رشدی کو سر کا خطاب“ تنظیم اسلامی کا احتجاجی مظاہرہ	محمد یونس
29-	سانچہ لال مسجد اور جامعہ حصصہ کے حوالے سے مظاہرہ	محمد یونس
34-	محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا عارف والا میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر خصوصی خطاب	وسیم احمد
41-	تنظیم اسلامی کے ملتزم رفقہاء کا کل پاکستان تربیتی و مشاورتی اجتماع ڈیڑھان دانش خان	

انگریزی مضامین

1-	The lack of will for peace with justice	Abid ullah jan
2-	The waziristan Factor	Abid ullah jan
3-	The waziristan Factor (ii)	Abid ullah jan
4-	Pure Islamic System	Dr. Israr Ahmad
5-	The Way to Save Pakistan	Dr. Israr Ahmad
6-	Democracy, Terror and choice before the imposed regimes.	Dr. Israr Ahmad
7-	Operation 9/11 and General Musharraf's Half Truth	Abid ullah jan
8-	In Defence of "dictators"	Abid ullah jan
9-	What fuels "radicalism" in the Muslim	Abid ullah jan